

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232836**

UNIVERSAL  
LIBRARY







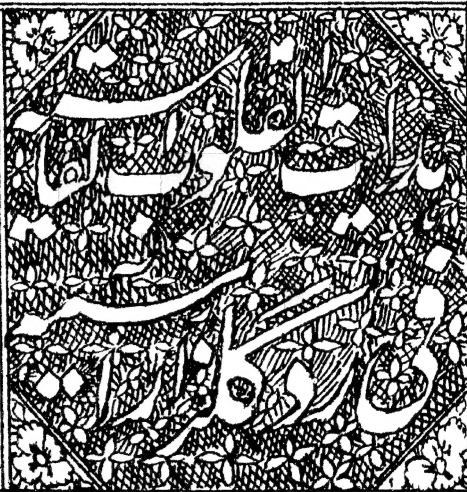




فَاذْكُرْ رَبَّكَ لَا يَأْتِيَنَّكَ الْحُكُومُ فِي سَكْرَةٍ وَلَوْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّنْهُ

ثُمَّ لَتَذْكُرَ الْأَنْفُسَ حَرْجًا مَّا قَضَيْتَ لِسُوءِ الْإِنْسَانِ

الحمد علی حسناء کہ یہ کتاب میرا مقالہ مولوی عبدالصاحب علی جواریہ سے



مع جواب جامی بلاغ المبین محمد شاہ و بعض مطاعن اہل بدعت

جناب افادت آب مولانا مولوی محمد سعید علیہ المجید کی تالیفات سے

مطبعہ انصاریہ دہلی مطبوعہ پارس

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المستعین والمستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن  
 سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك  
 له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسل الى الناس كافة وبشيرا ونذيرا **صلی اللہ علیہ وسلم**  
 وازواجه وذریاتہ وسلم **ایک** کثیرا کثیرا **ایک** راجی الی اللہ المجید محمد بن عبد اللہ گزارش کرتا ہے  
 کہ یہ دنیا سخت بلا ہے جس کی پہلی آدمی کی دامنگیر ہوتی ہے تو تباہ ہی کر دیتی ہے **شعر** ہے  
 دنیا عجیب طرح کی علامہ لہ ہر مرد و دین دار کو یہی دہریہ کر دیتی ہے وہ عالم جو باوجود علم کے  
 عاقبت فراموشی کرنا ہو تو یہ وہی حیلہ سازی ہے یکٹ للاحق فراموش جو ہمیشہ سیل حق کے  
 دشمن چلی آئی ہیں اور بیکار نے بہت سے ہی ہیں یہ ایک کی خرابی ہو وہ اسکی یہ ہے کہ اہل حق تو جو بہت  
 استعانت اللہ دنیا قلیل و العاقبت خیر لمن اتقى وحدیث اللہ بنا لموتہ کی اسکو حقیر سمجھتی ہیں اور ہمیشہ اس  
 نفرت کہتی ہیں اور کام حق کا مقابل لا خوف فی اللہ موتہ لا یم کا خیال جیلن کٹ ملونے دیکھا  
 کہ انکی رفاقت سے دنیا وصول نہیں ہوتی تو انکی مقابل جگاڑنے اور لوگوں کو بھکانی پر کھرا بند ہی  
 چنا چکا ایک شخص مولوی محمد عبداللہ عظیمیہ جو مولوی عبدالخالق صاحب مرحوم کے فرزند اور  
 مولانا مولوی محمد زبیر حسین صاحب محدث دہلوی کی سانی ہیں انہوں نے ہی اہل طریح اہل حق  
 کے رد میں قدم کمالی ہیں اس بزرگ نے اکثر جو کچھ لکھا ہے سب بہنوی مولانا محمد زبیر حسین صاحب  
 پر ہوا ہے لیکن چونکہ ہمارے وس قاصر مطلق کی اختیار دے لیکن اللہ بیدار من یشاء الی صراط المستقیم



صدی آدمی دور دراز کے مولانا صدوح کی صحبت غنیاب ہوئی اور موتے ہن مگر بموجب میل  
 مشہور چراغ کے چمکی اندھیرا ہوتا ہے یہ صاحب باوجود صحبت کے کوری کے کوری ہی رہے۔ ۶  
 تہذیب مستان قسمت راجہ سودا زر سہری کامل اندونین ایک سالہ سہمی گلزار آسیہ ہو مسلمان  
 کے دھوکہ دینے کیو بسط ظاہر تو بطور چل حیشہ کے مرتب کر کے شائع کیا ہے لیکن درپردہ یعنی حادثہ  
 میں ایسی تخریف اور سخی کی جو کہ جی اس امر کا خوف ناشی جو کہ عوام الناس میں حال میں ہنس کر تو  
 کو برا دکرین اگرچہ ماہرین فن حدیث تو خوب سمجھ گئی ہونگے کہ اس رسالہ کو مولف کو علم حدیث  
 سے مامست نہیں لیکن بیچاری عوام کا الانعام جنگے دلوں میں مولوی صاحب کے غلط سکار ہی  
 کیا جانیں اور تلبیات خفیہ مولوی صاحب کو کسطح پہچانیں لہذا اس عاجز فی حسبہ لکھو اس  
 خیر خواہی عامہ مسلمین کے کمر ہمت باندھی کہ اس سالہ کا حال بطور شتی نمونہ از خرواری قلم بند  
 اگر مفصل لکھوں تو ایک فقر عظیم ہو گا کیونکہ کوئی کلام آج کا خالی کلام سی نہیں مگر مجھی مختصر  
 کیونکہ کون مولوی صاحب کے خرافات کی پی پی پڑھی فہم ہی پڑائی کو قیاس کرینگے اب لکھ نام ہی شروع کرنا  
 ہوں جسبی اللہ ونعم الوکیل **قولہ** خاکبای درویشان محمد عبدالرب **قول** واہ صاحب خاکبای  
 درویشان بھی غلبنا اور اہل حق ہی مقابلہ رکھنا نہ درویشوں کو ان جگہ روں سی کیا کام انکو نوگوشتہ ہن  
 کافی ہے خدا جانی وہ کوشی رویش میں جنگو آپ خاکبایں اگر یہ صوفی متعارفہ تو پھر یہ تعصب کیون  
 ہے کیونکہ مشہور ہی کہ الصوفی لاندہ لب اگر یہ مراد نہیں تو خدا جانی کون میں راہب جو کی معلوم  
 ہوتا ہی کہ محض تکندی مولوی صاحب نے کی ہی انتہی **قولہ** مینی عالم جوانی میں جو حال شہر  
 کا دیکھا تھا سبحان اللہ اسکا بیان کروں قابل دید تھا ہر گلی کوچہ میں علما درس تدریس میں مشغول  
 تہی اور کسب طرک کا اختلاف نہ تھا مگر وہابی بدعتی کا اور وہ ہی ایسا نہ تھا کہ گلی کوچہ میں جنگ  
 جدال اور مسجد وغیرہ فساد ہوا اب وہ سب علما انتقال فرائگی نور اللہ مرقدہم **اقول** مولوی  
 صاحب اب بھی وہی حال ہے جو انہی عالم جوانی میں دیکھا تھا بندی لکھو دن رات کلام  
 رسول مقبول کی درس تدریس میں اب بھی وہی ہی مصروف ہیں جیسی پہلی بلکہ اس کے زائد  
 گلی کوچہ میں ذکر حدیث رسول کا ہے دن بدن توحید پہلپتی جاتی ہی شرک بدعت کا نام نشانی

مٹا جاتا ہے ہاں اگر حاسد و کمواری کے کچھ نظر نہ آوے تو کیا کیا قصور سب گزرنے پر  
 بروز شنبہ چشم چشمہ آفتاب راجہ گناہ مولو بھابھ کے حواس خستہ میں باعث پیری کے  
 خلل آگیا ہے اگر انکو درس مدرس نظر نہیں آتا تو آپ پر وجہ ہے کہ ضعف بصارت کا علاج کچھ  
 باقی جو آپ ذکر کرتے ہیں صاحب پیلے کیا کچھ نہیں ہو چکا آپکو یاد ہو گا کہ انوکے معاملہ میں کیا  
 کچھ ہوا نویت بادشاہ تک بھی چلو ان سب کو جانی و دہائی گھر کی طرف خیال کرو آپ کے سر رکھو  
 اور حاجی قاسم میں کیا کچھ اختلاف و مابنی بدعتی کی و تیسری رمان رات جوتی پتیرا جلتی  
 ہتی خانہ خد کے دو حصہ ہو گئی ایک وقت ایک ہی سہی میں دو جامعین ہوتی تھیں بہر آجکا کہنا  
 کہ گلی کوچہ میں جنگ جہال و مسجد و مین فساد نہ تھا بالکل لغو اور کذب ہی آجکا یہ فقرہ نو  
 مرقد ہم ہی عجیب صلہ کل معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی اور وہابی علیا و کمونور الدین مرقد ہم سے  
 تعبیر کرتی ہیں کیا آپکو یہ حدیث یاد نہیں من وقر صاحب بدعتہ نقدا عن علی ہدم الاسلام  
**قولہ** ہم عامل بالحدیث ہیں مسلمانو کمونیہ خلیجیان پیدا ہو کر انہوں نے جو اپنا نام عامل بالحدیث  
 کہا کیا سمجھ کر کہا **اقول** انہوں نے عامل بالحدیث کہل تو اپنا نام نہیں رکھا بلکہ پہلی ہی  
 سی صحابہ تابعین اور ہر زمانہ میں عامل بالحدیث جلی تھی ہیں جو عمل بالحدیث کری اور کئی  
 نام و لیون سی سچو وہی عامل بالحدیث ہی باقی آگئی جا کر یہ جو آپ فرماتی ہیں اور اگر یہ جانا  
 کہ مقلدین عامل بالحدیث نہیں حسب انہوں نے کیا جانا آپکی سبب مولیٰ اور فقیہ بھی کہتی ہیں  
 اسی میں کہ مقلد کو مجاز عمل حدیث پر کر نیکا نہیں اور نہیں تو ذرا شرح سفر السعادت کا ہی  
 ملاحظہ کیجی شیخ عبدالحی آپکی مدد معاون فرماتی ہیں کہ اگر حدیث مخالف مذہب کی پڑی تو اس کے  
 عمل کر نہیں ختلاف اور ان کے جا کر کہتے ہیں کہ عوام بلکہ ان کے علما کو بغیر مجتہد کے کیسویہ  
 لیاقت نہیں کہ حدیث کو سمجھی و کچھ اخراج کری بہر آپ ہی فرمادیں کہ مقلد عامل  
 بالحدیث ہیں یا نہیں آپکا یہ لفظ کہ مسلمانو کمونیہ خلیجیان ہوا کیوں صاحب کی تردید یہ  
 لوگ مسلمان نہیں ہیں جو کہ کو فہم کیا اور کہا کہ مسلمانو کمونیہ خلیجیان ہوا اگرچہ آپ کے محشی دربی ناموں  
 میں لیکن جب کو زمانہ بگاڑی عطار کیا کر گیا اگر مان صاحب کے یہی مراد ہے کہ عامل بالحدیث یہ

مسلمان نہیں تو لاجول ولا قوتہ الا باللہ العظیم پڑھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلعم کے وقت تک  
 قریب تیرہ سو برس تک گزری ہیں جبکہ صحابہ تابعین ائمہ علماء صلحا غوث قطب محدثین کے علم  
 بالحدیث تھی تو وہ مسلمان بھی نہیں تھی قل اعوذ برب الناس ملک الناس لا الناس من  
 الوسا اس النحاس لہذا یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس لطیفہ محشی حساب  
 یعنی مولوی عبد اللہ ٹوکنی مدرس مسس مولف گلزار آسیہ حاشیہ نمبر ۲ میں فرماتی ہیں محمد بن  
 اسماعیل بخاری بھی شافعی المذہب ہے ذکرہ سید المحذین شیخ ولی اللہ فی رسالہ انصاف انتہی  
 معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے یا تو رسالہ انصاف دیکھا ہے نہیں کبھی تقلید سے لکھ دیا ہے  
 یا دیکھا ہے تو اسکا مطلب نہیں سمجھی صاحب رسالہ انصاف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ امام محمد  
 بن اسماعیل شافعی المذہب یعنی آپ سی مقلد محض تھی انصاف میں انوکھا سبب اور اجتہاد  
 امام شافعی سی مجتہد قسید ہونا لکھا ہے نہ مقلد محض ہونا اصل عبارت رسالہ انصاف کی نقل  
 کیجاتی ہے معنی ابتداء فی الشافعی کہ خیر علی طریقۃ فی الاجتہاد واستقرار الادلۃ وتبیین  
 بعضہا علی بعض وافق اجتہاد یا اجتہادہ الخ ترجمہ معنی نسبت کرنی اسکے کے طرف شافعی  
 یہ ہیں کہ تحقیق وہ اجتہاد میں اور طلبہ لائل اور ترتیب بعض اونی لائل کی بعض پر وسیلہ طبع  
 پر چلا اور موافق ہوا اجتہاد اسکا ساتھ اجتہاد شافعی کے آخر تک اگر مولوی صاحب اس عبارت  
 پر یہی مطلب سمجھی ہیں تو منقول معقول سب کو ڈوبایا اسے امام بخاری کا مقلد ہونا کہا نہی نکلا اس  
 برین عقل و دانش بیاید گریست و کاشکے اگر مولوی صاحب رسالہ انصاف کا ملاحظہ کرتی تو یہ بات  
 ہرگز زبان نہ لاتی کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب خود آگے جا کر اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ نسب  
 فی المذہب کو مقلد نہیں کہتی بلکہ مجتہد کہتی ہیں حیث قال الثانی ابوالخون الی مرتبہ الاجتہاد  
 والمجتہد لا یقلد مجتہدا الخ ترجمہ دوسری قسم وہ ہیں جو پہونچتی والی ہیں مرتبہ اجتہاد تک  
 حال یہ ہے کہ مجتہد نہیں تقلید کرنا مجتہد کی آخر تک یہاں سی معلوم ہوا کہ بخاری مقلد ہے  
 بلکہ مجتہد تھی اصل نوہ ہے کہ بخاری مجتہد منتقل تھی جیسا کہ تصریح کی ہے ائمہ نقل فی علامہ  
 رملی نے بخاری کو مجتہد منتقل لکھا ہے اور حافظ ابن حجر نے ابو مصعب نقل کیا ہے کہ محمد بن

اسماعیل بخاری ہماری دانست میں زیادہ تر بہترین علم فقہ اور حدیث میں امام احمد بن حنبل سے  
 اور قیثم بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے فقہاء کی نشست کی لیکن مثل محمد بن اسماعیل کے کیسے  
 نہیں دیکھا جس شخص نے کتاب بخاری کو خوب غور سے پڑھا پڑھایا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ بہت  
 سی جگہ پر بخاری فی شافعی پر اعتراض کیا ہی پہلا کہیں مقلد ہی مجتہد پر اعتراض کرتا ہے  
 سب صاحبوں کی خدمت میں گزارش ہی کہ اکثر حواشی مولو نصیب کی شرم خنبہ اور اس کتاب کے  
 دیو کی بازی سی بہری ہوئی ہیں عالمان بالحدیث کو لازم ہے کہ نظر غور سے ان دونوں  
 رسالوں کی حواشی کو دیکھیں تاکہ غلطی میں نہ پڑیں فقط **قولہ** اس باب میں رسائل طرفین  
 چند در چند چپ کر شائع ہوئی آخر الام کتاب انصار الحی مولفہ عالم حلیل فاضل منیل مولوی  
 ارشاد حسین صاحب حنفی کی ایسی ہوئی کہ **اجواب اول** لاجول ولا قوۃ الا بالمدد  
 بھی کچھ کتاب ہے جہیں سواد و جارخافات اور زلیات منطقیوں کی کوئی بات تحقیق کی نہیں  
 اگر کس نے اس کو من اول الی آخرہ اسکی لفظ لفظ کو قابل جواب کے نہ سمجھ کر کچھ توجہ نہ کی تو کیا وہ  
 لاجواب شمار کیا نیکی ایسی عقل پر تہر پڑیں یوں تو اسکے کئی جواب بھی ہو چکی ہیں جس پر بہر  
 انفا شہ تخلص لانداز جو آپ کے نواسی داماد احمد حسن فی لکھا ہے وراکت سی چپ کر شائع  
 ہو چکی ہیں اور اراکت اب تفصیلی صاف لکھا رہا ہے جو عنقریب چھپ گیا جس سی انتصار کا  
 سارا پتھر بگڑ گیا ہو میں پہلی ہی گزارش کر چکا ہوں کہ آئیکو بابت حدیث ضعیف پر کے کچھ معلوم  
 نہیں ہونا اسکا کچھ علاج آپ پر لازم ہے اور یہ تو فرمائی کہ مولوی ارشاد حسین ایک عتق  
 اور کفر مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ کا معروف و مشہور ہی اسکی یہ تعریف ہے  
 یہ آگے عجیب بنداری ہی کہ ایسی بتدع کی نما میں آپ طب لسان و ہولانا محمد اسماعیل صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں کہی ایک کلمہ ہی فلمی نفرمایا کیا آپ کو یہ حدیث یاد نہیں کہ  
 الامامین حب مولو نصیب مذاکر بیان اسلام کچھی **قولہ** میں نے پہلے سبنا کر ان کو  
 رسالہ جمع ہوا اور ایسی طرز سے جو کہ مقلد و غیر مقلد دونوں کے کام آدی **اقول** کیوں نہ ہو  
 جب تک کہ میں پانچوں سوار وین کس طرح داخل ہوں اب آپ بھی پانچوں سوار وین داخل

ہو گئی گھوڑی کی نعل لگتے ہی تہی مینڈکی فی بھی پاؤں اوٹھایا آپ پر ہی صادق آتا ہے  
 مبلغ علم تو آپ کا معلوم تھا اور یہ بھی سب کچھ جانتے تھے کہ آپ صلح کل میں پہلے نبی یہ کیوں  
 کہا کہ دونوں کے کام آدمی ہاں اگر آپ نصف کرتے اور یہ خرافات جسکو آدمی طالب علم ہی  
 دیکھ کر قہقہہ مارتی ہیں نہ کہتے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اس حلقہ کے مصداق ہوتی شاید یہ غلطی سی لکھا  
 گیا ہی آئی قصداً نہیں لکھا ہی **قولہ** مول انکا مینی کتب صحاح ستہ کو قرار دیا اس واسطے کہ وہ  
 کتابیں مقبول الظرفین ہیں **اقول** اصول یہہ ہی ہیں اور جو حدیث موافق طریقہ  
 محدثین کی ہو وہ بھی قبول ہیں مگر افسوس ہی کہ آپ کے پابند نہ رہو کیا اچھا ہوتا اگر آپ  
 بیچ میں موضوعات اور ضعیف حدیثوں سی بچتے اور فقط چالیس حدیثیں صحیح لکھ کر ترجمہ کر دیتی  
 مگر آپ کو دنیا کمافی اور جالموں کی سامنے فخر کا منظر تھا اس واسطے آپ یہ ہو سکا **قولہ** بلکہ  
 حدیثیں صحاح ستہ کی ایسی ہیں کہ نسویم کہا اذ کو تمام است جیسے حدیث بخاری کی کہ کہا ابی  
 بن کعب نے یا رسول اللہ جب تک معیت ہی آدمی اپنی عورت الہم **اقول** آپ کی استعداد اور کتب  
 بینی اور مذاہب پر نظر ہونی اس نہی خوش ثابت ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو مذہب نہیں  
 کی ہی معلوم نہیں ہیں صاحب اود دہا ہری جسکو آپ ایک روزہ بہشت کا عطا کر چکے ہیں اور  
 اسکی اصحاب و تجاری اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب کا یہ مذہب ہے کہ جیسا کہ نزال نہیں غل نہیں آتا  
 کیا آپ کے نزدیک یہ سب لوگ حضرت کی است میں داخل نہ تھے مسلمانکو تو طاقت نہیں کہ ایسی لوگوں کو  
 است سے خارج کرے آپ کو اختیار ہی جو چاہیں سو کہیں بہانہ سی جہالت محشی حسب کی بھی خوب ہو  
 کہ جو حاشیہ منبر پر لکھتے ہیں یعنی تمام اسٹے معتمدین فی میں پوچھتا ہوں کہ اپنی تفسیر کس لفظ کی  
 کس قرینہ سی کی ہو وہ کون اتن کی کلام میں قرینہ تھا چنانچہ یہ قید بڑی ہی اور باجناصل ظاہر  
 کیا گیا آپ کی نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور بخاری وغیرہ معتمد نہیں ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ کی آنکھوں پر  
 تقلید کی بجائی بند ہی ہوئی ہی جو چاہتی ہیں بی سوچ سمجھ لکھتے تھے ہی **قولہ** اور حدیث ابن  
 عباس کی کہ جبہ کیا رسول اللہ صلعم فی الہم **اقول** یہ بھی دال ہے اس بات پر کہ آپ کو مذہب  
 کچھ آگاہی نہیں اور نہیں تو ذرا نووی شرح مسلم ہی کو دیکھا ہو تا امام نووی اس بات میں

کیا لکھتے ہیں کہ جمع المحضر متردک ہے یا نہیں آپ کی خاطر سی عبارت نووی کی یہاں نقل کئی دستاویزوں  
 ذہب جماعت من الامیۃ فی جواز الجمع فی المحضر للحاجۃ لمن لا یجدہ عادیۃ ہو قول ابن سیرین و ابی شہب  
 من اصحاب مالک و حکاہ الخطابی عن القفال الشافعی البکیر من اصحاب الشافعی و عن ابی اسحق المزوری  
 و عن جماعت من اصحاب الحدیث فاختارہ ابن المنذر و یؤیدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان یجمع  
 امۃ فلم یعللہ بمرض و لا غیرہ و اللہ تعالیٰ اعلم انتہی کلام ترجمہ گئی ہی ایک جماعت مدعی طرف  
 ہونی جمع کے حضریں و اہل اس شخص کی جو عادت نکریو ہی یہی قول ابن سیرین اور شہب  
 اصحاب مالک ہے اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی فی فقال شافعی کبیر اصحاب شافعی سی اور ابی اسحق  
 مروزی سی و ایک جماعت اصحاب حدیث سی اور اختیار کیا ہے اسکو ابن منذر و اتانید کرتے ہیں اسکو  
 ظاہر قول ابن عباس کا ارادہ کیا حضرت فی یہ کہ نہ تکلیف میں چڑی است آپ کی بسبب علت ان  
 کی ابن عباس فی اس قول کی سببہ مرض کی اور نہ غیر اسکے کے اللہ زیادہ جانتا ہی فقط  
 یہاں غلطی محشی کی ہی معلوم ہو گئی کہ کہتا ہے محدثین محققین فی اس پر بغیر تاویل کے عمل  
 نہیں کیا کیا ابن منذر و ابن سیرین شہب غیرہ محقق نہیں تو اور کون ہیں غیر مصنف علم ہی  
 ہتی مگر خدا جانی محشی کو کیا ہوا شاید میں وہ یہ سبب باتیں کرتی ہیں صحیح و زریح جنین شہر  
 جنان **قولہ** لغیرہ کرنا جا ہی مصفا شرح موطا کو کہ شاہ ولی اللہ کہتی ہیں و الجملہ جنان  
 متبادر ہو کہ اگر جمع مذہب موجبات وضو مذہب جن بصری ست وضو از اخرج من السبلین  
 و لذنوم می شکند و از مس حوزہ من کرو فی و رعاف نمی شکند انتہی سبحان اللہ جناب مولیٰ  
 مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماوین اذ اس حدکم ذکر غلبہ وضو اور انکی مقابلہ میں شاہ  
 ولی اللہ یون کہیں کہ میں نے کرسی وضو نہیں ٹوٹا تو پیر یہ بہا ہی مسلمہ ان شاہ ولی اللہ کو اپنا  
 امام قرار دین جنکو شریعتی خوب اس لقب است کا گیارہ سو برس ہی نصیب ہوا و انکے نام کے  
 دل برا کرین انتہی **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ آپنی شاہ مشکوۃ کا بھی مطالعہ نہیں کیا یہ  
 جو طوطی سی مروی ہے انما ہو بھتہ شک آپ کی نظر سی نہیں گزری شاہ ولی اللہ صاحب اس  
 حدیث کو اوپر ترجمہ دی ہے یہ کہ بغیر اور کسی حدیث کے اسکو رد کر دیا ہے اعتراض تو

شاہ ولی اللہ صاحب پر اور مبلغ علم یہ کہ گہر کی کتب کی بھی خبر نہیں کیوں صاحب  
 اپنی امام ابو حنیفہ پر کیوں یا اعتراض نہیں کیا اگر کوئی یہ کہی کہ حاکم کتب فقہ میں امام صاحب  
 نزدیک نہیں کرے وضو نہیں ٹوٹتا سبحان المدحیات رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرما دینا  
 اؤ اس احد کم ذکرہ فلیتوضا اور اس کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ پر یوں کہیں کہ مس کر کر  
 وضو نہیں ٹوٹتا پھر بہائی مسلمان ابو حنیفہ پر کو اپنا امام قرار دین اور رسول مقبول صلعم کی  
 حدیث کہ ایسی چیز ہے جو جمع شریعی غریب کے رسول میں رد کر دین جواب سکا جواب دینے ہی  
 شاہ ولی اللہ صاحب کا جواب سمجھیں ابی ہم لوگ تو امام صاحب کو پیشوا بزرگ مجتہد سمجھتے ہیں  
 دیکھو براہی نام سی وہ لوگ کہتی ہیں جو انکی قول کو نہیں مانتی ابو حنیفہ پر فرما گئی ہیں جب  
 صحیح پاؤ وہی میرا مذہب آپ لوگ اس قول پر عمل نہیں کرتے اور امام کے اس قول سے لگو  
 برا کرتی ہیں بیشک امام قیامت کو آپ لوگوں سے بیزار ہوگی واقعی ہمیں لوگ امام کی قیامت  
 نہ تم متقدمین اور یوں تو فرضی ہی کہتی ہیں کہ ہم محب اہل بیت ہیں لیکن حقیقت میں وہ  
 نہیں اہل بطرح ہم لوگ ایسے متبع نہیں **قولہ** شاہ ولی اللہ درج فیوض طہین میں لکھتے ہیں کہ  
 بتایا ویا محکوم اقبہ میں رسول اللہ صلعم کی کہ مذہب حنفی خوب ہے اور موافق میری سنت ہے  
**اقول** اپنی لفظی کی ترجمہ کو بالکل اوڑا دیا اور عرفی کا ترجمہ مراقبہ کا کیا صاحب  
 آپکی تحریف و سرقہ بازی کا حال کیا لکھوں اصل عبارت یہ تھی عرفی رسول اللہ صلعم  
 ان فی الذمہ لہ الحنفی طریقۃ ائمۃ ترجمہ بتایا محکوم رسول اللہ صلعم نے یہ کہ تحقیق مذہب حنفی  
 میں ایک طریقہ عمدہ ہی اس مذہب کے پیچ اپنی فرمایا نہ کل مذہب کو ہمیں وہی طریقہ جو موافق  
 سنت کی ہے جسکی تفسیر شاہ ولی اللہ صاحب صیغہ میں کرتی ہیں دایا انفرقا فقیہ را برکتا  
 وسنت عرض کردن آنچه موافق باشد در چیز قبول و ردن والا کالای بدیش خان و ندوان  
 است را ہیچو باز عرض مجتہدات بر کتاب سنت استغنا حاصل نیست و سخن متشققہ فقہا را کہ  
 تقلید عالمی را دست و سازختہ متبع کتاب سنت را ترک کردہ نہ نشینان و بدیشان التفات  
 نکردن و قربت خدمتین بدوری اینا بہائیں معلوم ہوا کہ کل مذہب حنفی کو اپنی شاہ ولی اللہ

نہیں بتایا کہ تمام انیقہ ہے بلکہ جو موافق سنت کے ہو کیونکہ اگر تمام ہوتا تو شاہ ولی اللہ  
 وصیت نامہ میں یہ کیوں فرمائی بلکہ کہتے کہ تمام موافق سنت ہے دوسری حضرت مولانا شاہ  
 عبدالغفر نے آپ کی صاحبزادی کا یہی خواب اسکی سویدہ ہی کہ انہوں نے حضرت علی کو خواب میں دکھایا اور  
 ایسی جمعیت کی اور حال مذہب رعبہ کا دریافت کیا آپ ہی فرمایا یہ سب ہماری طریقہ پر نہیں ہے  
 میں افراط فقر طبع پیدا ہو گئی ہے جواب و سرا یہ ہے کہ تحفۃ البنجاب دیکھیے اس میں خرد و عجم تاریخ  
 ابن خلکان سی نقل کیا ہے کہ ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی بغدادی کہ نہایت مرد  
 پرہیزگار تھے اور دارقطنی نے انکو بڑا ثقہ لکھا ہے انہوں نے حضرت کی حدیثوں کو ۴۹ برس تک لکھا  
 اور ولادت انکی سنہ پھر میں ہی اور زمانہ انکا بہ نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ کے بہت قریب ہے  
 انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں نبی صلعم کو دیکھا مسجد نبوی میں جس سال میں حج کیا تھا آپ  
 عرض کی کہ یا رسول اللہ میں فقہ حنفی کو خوب یاد کیا ہے کیا اسکو دارالعمل کروں آپ نے فرمایا  
 نہیں پہر میں نے کہا کہ امام مالک کے مذہب کے پکڑوں آپ نے فرمایا اس میں جو سیر سنت کی موافق ہے  
 پہر میں نے عرض کی کہ امام شافعی کی مذہب کو پکڑوں آپ نے فرمایا شافعی میری ہی کہتا ہے  
 میرے غیر کو رو کر تاہی آپ کو لازم ہے کہ مذہب حنفی چھوڑیے کیونکہ آپکا داردار محض خواب پر معلوم  
 ہوتا ہے قولہ لکھا ہے شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب انصاف میں کہ جس ملک میں آج اوں  
 کتاب میں ایک مذہب کی اور نہ پای جاوین دوسری مذہب کے تو وجہ ہے اس ملک والوں کو کہ قولہ  
 اس مذہب کے اقول شاہ ولی اللہ کا بیٹا قول ہے اسے جس جگہ اور کوی کتاب عالمی ایک مذہب کے  
 نہ تو اوں لوگوں کا حال ایسا ہے جیسا مضطر کا کیونکہ جب کوئی اور چیز میر نہیں ہوتی تو وہ  
 مردار ہی حلال ہو جاتا ہے اسطرح اوں لوگوں کا حال ہے لیکن یہاں میں یہ تو معلوم ہوا کہ  
 جس جگہ اور کسٹ پائی جاوین مان عمل کرنا درست ہے اب نہ دوستانہ سب مذہب کے کتابیں موجود  
 ہیں موافق نقل آپ کی یہاں پر مسلمانوں کو درست ہے کہ سب مذہب پر عمل کریں قولہ اور نہیں کہتے  
 احیاء العلوم امام غزالی مع کو کہ وہ شافعی الذہب ہیں اور انکا قول ہے کہ مذہب شافعی حدیث کے  
 موافق ہے لکن میں نے قال قال رسول اللہ صلعم مسح الرقبۃ ابان من الغل یوم القیامۃ الخ الخ



یہ قول خود آگے نزدیک حجت نہیں اور نہ آپ کو صادق جانتی میں ورنہ گندی مذہب  
کی لازم آوے گی کیونکہ اکثر مذہب حنفی مخالف ہی شافعی کے جب شافعی مذہب علم سنت  
ہو تو جو اسکی خلاف ہو گا وہ سنت کے خارج ہو گا تو اس سے نتیجہ حاصل ہو گا کہ اکثر مذہب حنفی  
مخالف سنت کی ہی جب آپ اس قول کو صادق نہیں جانتی تو ذکر کیوں کیا باقی جو آپ نے  
حدیث مسہرہ دن کی نقل کی ہی کتب محدثین میں اسکا نام نشان نہیں اور احیاء العلوم  
کو ہی کتاب حدیث کی نہیں اس میں بہت حدیث موضوع اور منکر بہری ہوئی ہیں جتنی ضحیٰ  
ظاہر ہو تا ہی کہ یہ کتاب بے بن حجت کی نہیں جب کو شک ہو وہ تخریج عراقی کو دیکھئے دوم یہ حدیث  
معلق ہی اور معلق حجت نہیں فقط قولہ مولوی محمد اسحاق رحمہما کہ ہر کتاب کے میں نہیں  
فی ایۃ المسائل میں لکھا ہو کہ تقلید امیرہ رابعہ سنت ہے اور جو انکار کری او سی وہ گمراہ ہی قول  
مولوی محمد اسحاق صاحب کے عبارت کا آپ مطلب اپنی موافق سمجھ گئے اس عبارت کے جس تقلید میں  
گفتار ہی یعنی تقلید شخصی کا ثبوت ہرگز نہیں پایا جاتا ہم ہی کہہ سکتے ہیں کہ امیرہ رابعہ کی تقلید  
ہی لیکن بعضین ایک کی نہ چاہی یہ حسب رالی تعین ہی ہو آگے یہ عبارت کہ جو انکار کری او سی  
وہ گمراہ ہی یہ یہ آپ کا مولانا بقرہ اسے ہرگز رائے المسائل میں یہ بات بائی نہیں جانی بہرہ کہ  
مولوی محمد اسحاق صاحب رحمہما کی آگے سمجھ کے موافق امیرہ رابعہ کی تقلید کو سنت لکھا ہو ہر مذہب  
او سی واجب کیوں بناتی ہو اتنے صاف لکھ کر ظاہر کر دو کہ تقلید امیرہ رابعہ واجب نہیں بقول  
مولوی محمد اسحاق سنت ہے اور ہم سب حسب کہنی والوں نے رجوع کیا مینا حسب کے کہنی والی جہت  
آدمی میں خاص وانکی شاگرد کے سب سے ہیں کہ مولوی اسحاق صاحب تقلید شخصی کی قابل زہنی اس فقیر  
فی ایک سالہ فاتحہ پڑھنی خلعت نام میں مولوی اسحاق صاحب کا مدرسہ یونین میں کتاب نامی مولانا  
مولوی محمد یعقوب صاحب میں دیکھا میں غرضیت فاتحہ کو خوب متبت کیا ہی یہی اساتیر دال ہی کہ وہ  
تقلید شخصی کو نہ مانتی ہی بلکہ موافق حدیث کام کرتی ہی آپ ہی لوگوں کو مسفت تہمت ہی ہیز  
سب سے کہ ہم کہ ہم جیسے جیسے کو ہم و فابجھے ۴ جوا پیر ہی نہ دیکھو تو پیر اس سے خدا بچھے ۵  
آپ کو تقلید کی پروردہ میں کہتا اور سلف کرام اور انکی اتباع عظام کو بدستہام بناتی ہو پیر

حال ہی کہ محبت حضرت علی رضی کریم اللہ وجہہ کا نام کر کے حضرت معاویہ کو تیرا کرین ہم لوگ تو  
 جو کسی ادنیٰ مسلمان کو برا کہی یا گالی دی اسکو موجب بیعت سبب المسلم فوق کی فاسق سمجھتے ہیں  
 چہ جائیکہ ائمہ مجتہدین ہم اوکو مہینو اور بزرگ شافعی ہیں لہذا آپ لوگوں کی مثل ارضیون و انکبوت ایک ہی  
 امام کے مذہب کو پکڑ رکھا ہی اور تین اماموں کی مذہب کو مثل ارضیون اور خارجون کرکے ترک  
 کر رکھا ہی باقی امام تو امیطرت بلکہ جو انکے قول پر عمل کر ہی آپ لوگ اسکو ہی برا جانتے ہیں  
 بتائی آپ لوگوں اور ارضیونین کیا فرق ہے اگر ہے تو یہی ہے کہ انہوں نے تین خلفاء راشدین  
 کو چھوڑ دیا اپنی تین مجتہدہ کو چھوڑ دیا خیر انہوں نے پیغمبر کو تو نہیں چھوڑا تھا آپکو یہاں تک  
 جب تک غالی ہی کہ آپ حضرت کی حدیث کی ہی اپنی امام کے قول کی سامنی سماعت نہیں  
 کیا کہوں قیامت کو یاد کرو گے اس یہ کو رد زبان کہو گے کہ یا سبت اتخذت مع الرسول سبیلآب  
 جانتی ہو گی کہ مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید بڑی فاضل زاید ذہین تہی مولوی محمد اسحاق  
 وہ اس تقلید شخصی کو اپنی کتاب ایضاً الحق صریح میں بدعت حقیقی لکھتی ہیں اور مولانا عبدالغفر  
 صاحب جو زاید ذہین مولانا اسحق صاحب از روی علم و ذہن اس تقلید کو اپنی کتاب فہم الغفر  
 میں سخت قول تعالیٰ صمم کلم عجمی فہم لا یعقلون کی اس تقلید کو باطل کرنی ہیں قولہ عجمی  
 بن حیل ان رسول اللہ صلعم لما بعثہ الی الین اقول کیا خبیث ہے کہ تائید ایسی ہی ہوتی ہے  
 کہ یہ طرز مذہب گویا بیعت موضوع یا ضعیف ہو کہ یہی ابو داؤد کا حاشیہ نمبر کو جوز قانی نے  
 اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور ضعیف تو سب کے نزدیک ہے آجکا وعدہ تھا کہ صحاح ستہ  
 کی حدیثیں صحیح لاؤنگا لیسم اللہ ہی غلط ہی دیکھنی آئی جا کہ آپ کیا رنگ لاتی ہیں جب حدیث  
 موضوع یا ضعیف ٹھہری تو جو کچھ اپنی اس پر تفسیر کی ہو بطور سوال جواب باطل ہو گی کیونکہ  
 حدیث ضعیف قابل محبت کی نہیں اپنی قولہ مگر بانی کثیر کا اندازہ کسی حدیث ثبوت نہوا  
 اقول معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو محض تصحیث ہی لگیا حدیث ثقلین کی بیانات آپ کثیر کا نہیں  
 تو اور کیا ہی قولہ ہا ابو حنیفہ لانی کہانی کثیر وہی کہ اگر کوئی حرکت ہی اسکی امیطرت کو نہ کرتے  
 اسکی دوسری طرف کو اقول آپکو اپنی گہر کی ہی خبر نہیں حسب ہر ظاہر ریت میں نہیں دیکھتی مگر اپنی

کو امام ابو حنیفہ کا مذہب رکھ دینی کا نہیں بلکہ رائی متبلا کا ہے کہ اکثر کتب معتبر فقہ میں ہے  
 پایا جاتا ہے اور اس تحدید میں ایک یہ خرابی ہے کہ قوت انتخاب کی مختلفہ ہیں بعض آدمی اگر  
 تہوڑی پانی کو بھی حرکت یوں نہ دوسری جانب کو حرکت نہ ہوگی ہر ایک شخص کی قوت اگر  
 لیجاوگی تو تعین تحدید باطل ہوگی **قولہ** انکے بعد علمانی اگرچہ وہ مجتہد مطلق نہ تھے مگر ان کے  
 درجہ ہماری وقت کے علمائے فضیلت کے تھے تھی علم میں اور تقویٰ میں اور بعض مرتب کا اجتہاد  
 بھی اونکو حاصل تھا جیسا کہ صاحب ہدایہ اور کنز الدقائق اور درمختار اور ایسی ایسی اور نئی نئی  
 بڑی درجہ میں انہوں نے اندازہ کیا ایسی حوض کا ساتھ دہ روکے **اقول** افسوس کی بات  
 کہ آپ کے نزدیک حدیث نبوی کی ایسی ہی قدر نہیں جیسا کہ رائی ان لوگوں کی اسی تقلید نے  
 ایک عالم کو بگاڑ رکھا ہے کہ اپنی باپ دادا کی مذہب کے واسطے حدیث رسول کو طاق میں نہ دیا  
 حالانکہ یہ مذہب آپ کی اماموں کا بھی نہیں کیا وجہ کہ اپنی یہاں صاحب درمختار اور کنز کی تقلید کیا  
 کی اور اپنی امام کو بھی ایک طرف نہ دیا بیچ تو یہ ہے کہ تم لوگ اپنی نفس کے مقلد ہو چکے ہو نفس نے  
 چاہا اور سپر فتویٰ دیا کیوں صاحب آپ کے نزدیک مجتہد مطلق کا درجہ زائد یا ایسی لوگوں کا جو مجتہد  
 مطلق بلکہ مجتہد فی الذہب کے درجہ سے بھی بہت کم ہیں صاحب درمختار اور کنز وغیرہ کا اگر کہیں کہ درجہ  
 اول کا زائد ہے اور اس کا قول زائد معتبر ہے بسبب ثانی کہ تو امام شافعی و احمد و اذاعی وغیرہ جو  
 مجتہد مطلق ہیں اور اس کا قول آپ کے نہیں قلین کا ہے اپنی مجتہد مطلق کی قول کو کیوں چھوڑ دیا اور  
 ایسی ادنیٰ کی قول کو اختیار کیا اگر کہو کہ ان کا قول زائد معتبر ہے تو اس کی وجہ قواعد اصول کے ہمارے  
 اور ابوجہد کے خود امام ابو حنیفہ رحمہ حدیث ضعیف کے مقابل میں قیاس کو چھوڑ دیتی ہیں جیسی  
 فقہ میں بر تعین جہوں میں ہم وغیرہ حدیث قلین اول تو ضعیف نہیں جیسا کہ عنقریب اضم ہوگا  
 اگر ضعیف بھی مانی جاوے تو بھی ہر حال حضرت کی حدیث رائی صاحب درمختار اور کنز سے تو کمی  
 اولیٰ تھی آپنی اسکو ترک کر کے اونکی قولوں پر عمل کیا اور قول انیردی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول  
 کو ہلکا دیا صاحب فہم بھی ہی تقلید کو حرام کہتی ہیں ای بہای نہ ضایع کر تو اپنی عمل حضرت کے  
 مخالف ہے اور غور کر کہ کسی سہولت حضرت کے دین میں کی اگر نہ کرنا آپ یہ اندازہ تو رہتا تھا

قیامت تک است میں اگر کوئی کہی کہ قلین سوای چہ من بانی یا اسکے قریب قریب کہتے  
ہیں یہ تو بہت کم ہی کیونکہ یہ تو بڑی ایک گول میں آجاتا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تعین شارع  
کی طرف سے ہی ہوا اسی کی کام جیسا شارع فی حکم کیا ہی مسلمانوں کو تو اس میں چون و چرا کی  
گنجائش نہیں بلکہ لازم ہے کہ اس حکم کو دل و جان سے قبول کریں یہ جو آجی فرمایا کہ انہوں  
فی اندازہ کیا ایسی حوض کا وہ درودہ میں یہ ہی آپکا انپہ اقرار ہے اپنی یہ کہیوں نہ تو یہ  
کہا کہ فلانی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی حوض کا اندازہ وہ درودہ میں کیا دیکھ ہی نہ  
ولی اللہ صاحب مصفی شرح موطا میں لکھتی ہیں یہ یقین معلوم ہے کہ حیاض حجاز غدیر کبیر نبی  
باشد نہ عشر در عشر اور غدیر کہی چار و چار اور پانچ پانچ وغیرہ کو بھی کہتی ہیں وہ درودہ کو  
کیونکہ ترجمہ دی قولہ علاوہ اسکے حدیث قلین میں بڑی بڑی کلام میں علما کو قول  
اس حدیث میں اکثر تحقیق کرتے تو دیکھ کچھ کلام نہیں جو اس حدیث میں کلام کرتی ہیں وہ ترجمہ  
میں بعض قابل جرح تعدیل کی مثلاً علی بن مدنی وغیرہ اور بعض قابل جرح تعدیل کی نہیں  
جیسی خوالی سر بانی شرح تخریج قاعدہ مقرری کہ جرم غیر اہل جرح کے مقبول نہیں ہے  
نعمو ہی جرح خوالی سر بانی وغیرہ کے کہو کہ یہ اہل جرح ہی نہیں معاذ کے بہت سے اصحاب ضامی  
کی اسکی مصحح میں مثلاً علامہ منذری وابن حجر وغیرہ نیز شرح تخریج دار سلمی حاشیہ علوی بن  
کہ جرم مقدم ہی تعدیل پر لیکن اس میں تفصیل ہے وہ جرم مقدم ہی جو میں ہو اسے محل ہو  
جرم علی مدنی وغیرہ کے کہو کہ جرح میں نہیں اور جو قول زلیحی فی بقی کا اسکے عدم  
میں نقل کیا ہی اسکی معنی ہیں کہ یہ حدیث ایسی قوی نہیں کہ علی الشرط یخین ہونہ یہ معنی کہ  
ضابطہ ہے وہ کلام بقی کا جو صاحب محلے فی او کی صحت میں نقل کیا ہی بی معنی ہو جائیگا اور  
یہ حدیث غالباً کسی حدیث کی حدیث استیظا اور حدیث وفع کی تو سلیبی نہیں کہ ان میں  
حکم اس کی بانی کا بیان کیا گیا ہے نہ بانی عام کا پس بانی بقدر قلین اگر حوض میں ہو تو  
سورہ ان دونوں دعوت کا نہیں ہو سکتا اور حدیث لایہوں ولا یقتل کی اسکی نہیں  
کہ وہ حدیث نبی عموم پر بالاتفاق محمول نہیں ورنہ لازم آجی بانی کی وہ درودہ کی بھی

عباس کے رد ہوی قول مصنف کے جو وصفہ میں داخل کیا ہے قولہ اور مخالف ہے یہ حدیث  
 صحابہ کی کہ ہا علی بن مدینی نے یہ حدیث مخالف ہی اجماع صحابہ کی اس واسطی کہ ایک حبشی اگر پیر  
 ہوتا زعفرم کی کنوی میں پس حکم کیا حضرت ابن عباس صحابی اور عبد اللہ بن زبیر کی کہ سب  
 پانی کنوی کا کھنچا اور واقع ہوا یہ امر جمع صحابہ کی ساسنہ جو اس وقت وہاں تھی اور نہ انکار کیا  
 کیسے صحابہ میں ہی اقول اس قصہ کے ثبوت میں کلام ہی کہا شافعی نے کہ نہیں ثابت حتیٰ  
 ابن عباس کی ما زعفرم میں نقل کیا ایک بھتیگی فی سنن کبیری میں اور کہا ہی سفیان بن عیینہ  
 فی کہ رہا میں تسریال کہ میں نہیں سنا میں صغیر سے نہ کبیری کہ پانی زعفرم کا کبھی کسی نے کھنچا  
 اور ابن عباس سے کوی روایت صحیحہ در باب کھنچ پانی زعفرم کے نہیں عجبکہ دعویٰ ہو پیش کرے  
 قولہ تو ایک آنجوہ پانی جبین ایکہ و قطرہ ہشتاب کے پڑ جا میں تو اس سے رنگ و بو اور خوش  
 کچھ نہیں بدلاتو بیشک اسکا پیتا تھے جائز ہوگا اقول یہ اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 کرین کیونکہ الما اظہور آجی فرمایا ہی اول امام مالک کے نزدیک ہی وہ پانی پاک ہوگا کیونکہ انکا  
 مذہب ہے حبشہ میں اوصاف سے کوی وصف متغیر نہو پانی ناپاک نہیں ہوتا سحان اللہ کی ہے  
 شان ہے کہ رسول اللہ اور مجتہد و تہذیب اعتراض کرین خیر اگر کوی آپ سے پوچھی کہ حوض وہ درودہ  
 نزدیک پاک ہی اگر اس میں کوی ایک سیر گولہ ملا دیوی یا دس میں دس ہشتاب کرین اور اگر گڑے ہو  
 اور غرہ کچھ ہی نہ بدلی تو بیشک اسکا پینا پاک ہی درست ہوگا آپ اسکا کیا جواب یونہی کہ جو کچھ  
 جواب میں وہی اس شخص کی طرف سے جھگڑا خطاب کرتی ہیں کہ اگر آنجوہ میں ایک قطرہ پڑ جاوین  
 تصور فرادین قولہ جواب دل صاحب ایہ فی ہدایہ میں لکھا ہی دماؤہ کان جار یا فی السبل  
 اقول یہ فقط حسب ہدایہ اور اسکی شارح عینی نے اپنی مذہب کے تائید کی بوی اسکو بنا لیا  
 اگر ہی تو کیوں نہ صحیح ہی اسکو نقل نہیں کرتے حالانکہ امام بوداؤد محدث فرانی میں کہ میں نے  
 جاکر اسکو دیکھا جب اسکا پانی بہت ہوتا تھا تو کھرتک پہنچتا تھا جاری ہونیکے کیا معنی آیا  
 چشمہ کے تھا کہ نہ تھا یا کہ نہ تھا اس میں چشمہ تھا اول بالبدانہ غلط ہی کیونکہ لفظ بئر کا میوچہ  
 سے ثانی میں دو احتمال ہیں آیا وہ چشمہ اس جاری تھا کہ چشمہ پانی اکپوش راتا تھا اور پیتا تھا

اور کئی کچھ بانی نکلتا تھا و صورت اول شق ثانی کی قول امام ابو داؤد کا بی معنی ہو گا کیونکہ وہ کہتی ہیں زاید سی زاید اس میں بانی کمر تک ہوتا تھا تو معلوم ہوا کہ وہ کنوان مثل کنون ہندوستان ہے کچھ اس میں بانی زاید نہیں ہوتا اور قول امام ابو داؤد کا اس جگہ اس لیے زیادہ مستحسن کہ وہ محدث ہزار اور خود جاکر انہوں نے بیہ بضاعت کو تحقیق کی نظر سے کیا ہا اور نا با سجا صاحب نے کہے کہ ناسنا بلا تصحیح نقل جو چاہا لکھ دیا ہے اور جواب فی ابونصر کا ادنیٰ تامل سے باطل ہوتا ہے کیونکہ گفتگو بالکی ناپاکی شرعی میں ہے نہ نہ امتہ میں فقط قولہ کہا علی فی شرح مؤطا میں بروایت طبرانی کی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم فی نور بالہلال بالفجر قد رایہ بصر القوم ہوا وقع منہم اقول مصنف کی خوب لیاقت معلوم ہوتی ہے کہتا ہی کہ کہا علی فی ابابک حضرت کہ یہ بیہ نہیں کہ محلی کیا چیز ہے اپنی انھم میں محلی کو مصنف قرار دیا ہے فسوس ہی کہ محشی صاحب بھی یہاں خوب پہلے کہ ایسی بڑی غلطی کی تاویل سے عواض کیا معلوم ہوتا ہے کہ محشی کو بھی اس کا علم نہیں کہ یہ کہہ کر نہ فراموش کرنا تو اولین کریں اور یہاں کہ بغیر اقر کے کام چلتا تھا ایسی چیز یا اصل مطلب کے تشنگا کیجائی یہ حدیث بدول تصحیح کسی امام کے ایملہ حدیث کچھ محبت نہیں کیونکہ خود صاحب محلے فی کہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف استاد ابائی نور و بالفجر کے معنی نہیں کہ بالکل غلط علی جادوی آفتاب نکلنے کے قریب ہو جاوے بلکہ معنی ہیں کہ ہر دو معلوم کر لیوی کہ اب فجر شروع ہو گئی ہے جیسی تین کہتی ہیں یا محمول ہوا امام بعض پر وجہ اس کی یہ کہ ابو داؤد کی روایت میں آیا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے سو ایک رکعت کی ہفادین نماز فجر نہیں پڑھی اور صحیح کہا ہے اس روایت کو ابن خزیمہ نے اور بعد اچکے ہی حال رہا غلط اور ایسا کہ بیہ غلط میں نماز پڑھتی ہی جیسا کہ مؤطا امام مالک کی دیکھنی سے معلوم ہوتا ہی اگر رسول اللہ صلعم ہمیشہ اسرار میں پڑھتا تو خلفاء راشدین آپ کا خلاف ہرگز نہ کرتے قولہ دوسری یہ کہ ایسی وقت کی نماز پڑھنی والی اتکاؤ گا ہوتی ہیں انتہی اقول آپنی اپنی پر سب لوگوں کو قیاس ہو گا کہ بیگانہ مال خوب پیٹ بہر کر کہا یا اور ٹانگیں سب کر صبح تک پڑی رہی جو ثانی سنت رسول اللہ صلعم کے ہیں وہ ایسی نہیں اپنی اوقات پر حاضر ہوتی ہیں انتہی قولہ او نہیں اجماع

اصحاب رسول اللہ صلعم کا کسی پر جیسا کہ جماع ہوا فجر کی نماز کے اسفار پر اقول معلوم نہیں  
 کہ کوئی صحابی جماع کیا ہی رسول اللہ صلعم اور خلفاء اربعہ و امام غس پر کیا جنسی اکا  
 اصحاب میں سب کا ہی مذہب یہ تھا کہ شافعی احمد احنی اور سب مجتہد تھے ہیں خدا جانی جماع  
 کہ نبی الا کہ کسی آگیا ہی ابراہیم خفی جی نقل کرتی ہیں انہوں نے سوا ایک دو صحابہ کی صحبت  
 نہیں پائی چونکہ اسفار میں کوئی دلیل قوی نہیں تھی لہذا طحاوی خفی نبی مذہب خفی کی فتویٰ  
 ہنسکی لی کہ ہماری اس سلسلہ میں تفاتی کہچہ پڑا سکو اختیار کیا ہی کہ نماز کو غس میں نہ شروع کیا  
 اور سفار میں غم کیا جاوے ایسی مسلمانوں کو چاہیے کہ پھر ہی قول کریم صلعم و خلفاء راشدین کی کرن اور  
 ہرگز نہ کہ وہ بیانات غیر کی طرف متوجہ نہوں قولہ ایسی بہائی ابراہیم نبی ان چاروں حدیثوں  
 جو چاروں بخاری کی ہیں انکشاف اقول ان حدیثوں کے معارض اور بہت سی احادیث ہیں  
 جیسے بخاری اور مسلم فی بار بن سلامہ روایت کیا ہی قال دخلت انا وابی علی ابی برزہ  
 فقال لہ ابی کیف کان رسول اللہ صلعم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الحجۃ الی تدعونہا اللہ  
 صین تہض الشمس ترجمہ کیا سیکے داخل ہوا میں اور میرا باپ و پرانی برزہ سلمی کے پس کہا  
 او سکو میری باپ کے کس طرح تھی رسول اللہ صلعم فرض پڑھتی پس کہا تھی نماز پڑھتی ظہر کی  
 حکم کو اولی کہتی ہو جو وقت ڈلتا آفتاب و مسلم میں جابر بن سمرہ ہی روایت ہے قال کان النبی  
 صلعم یصلی الظہر اذا حضرت الشمس ترجمہ کیا تھی ہی صلعم پڑھتی نماز ظہر کی جو وقت ڈلتا آفتاب  
 اور بہت سی روایات ہیں ماہر محقق نہیں جب نون روایتوں میں تعارض ہوا تو بموجب  
 مہدہ اصول حدیث کے اول و نون کی در بیان جمع اطوار پر کی کہ براؤخصت اور تعجیل ان کے کہا  
 ابن حجر فی فتح الباری میں و جمع بعضہم میں الحدیث ان لا برادخصتہ و التعجیل فی ترجمہ  
 جمع کیا بعض الکی فی در بیان و حدیثوں کی بنا پر کہ براؤخصت اور تعجیل ال اگر کوئی مشت  
 گرمی کی برداشت کر سکے اور پیچیر پر گزرا نہ ہی اور بار اختیار کری تو انکو لازم ہے کہ ایسا  
 نہ کری کہ وقت ظہر کا جو نہر دیکھا جمیع ائمہ دین و امام ابو حنیفہ بموجب ایک روایت کے ایک  
 مثل ہی نا تہہ ہی جلا جاوے کیونکہ کسی حدیث صحیحہ اور ضعیف کے یا مزاہت نہیں کہ وقت

ظہر کا دو مثل ایک ہی باقی فتویٰ ابو ہریرہ کا اول تو اتنی یہ لازم نہیں آتا کہ نکلنے نزدیک ظہر کا وقت ایک مثل کے بعد ہی کیونکہ انہوں نے سایہ اٹلی کو بھی ایسے شمار کر لیا ہے اگر الفطر اہوں نے ایسا ہی کیا تو مخالف ہی بہت سی احادیث صحیحہ مرفوعہ کی اور فتویٰ عمر وغیرہ صحیح ہو گیا اور حضرت عثمان کامل بن عصفہؓ نے یہ باعث نفراہی کیونکہ سفر میں جب جمع تک درست ہے تو اخیر توبہ رجاء ولی درست ہوگی فقط قولہ علقمہ سے روایت ہے کہ کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کیا نہ نماز پڑھاؤں **الحکم قول** یہ حدیث بعض کی نزدیک ضعیف اور بعض کے نزدیک موضوع ہی ضعیف ہونا اسکا نقل کیا ہی صاحب محل نے اپنی کتاب میں بخاری اور دارقطنی اور ابو داؤد اور ترمذی اور احمد اور یحییٰ بن آدم اور ابو حاتم اور دارمی اور حماد بن کثیر اور بیہقی اور ابن حبان وغیرہ سے اور موضوع ہونا اسکا علا علی بخاری نے اپنی کتاب میں موضوعات میں نقل کیا ہے اور ایسا ہی ابن طاہر نے بعض ائمہ سے تحجین ترمذی کی باوجودیکہ ابن مبارک سے خود ہی اسکی تضعیف نقل کر چکا ہے محدثین نے اسکا کچھ اعتبار نہیں کیا قولہ براہین عارضہ تحقیق رسول اللہ صلعم صوفت شروع کرتی تمار کو الخ **اقول** اس حدیث میں کلمہ لا یعود کا کچھ ہی ابو داؤد نے کہا ہی کہ حدیث براہین عارضہ کے مشیم اور خالہ اور ابن ادریس نے مزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہی اور نہیں ذکر کیا انہوں نے کلمہ غم لا یعود کو اور خطابی نے کہا کہ نہیں کہا کینی سوسی شریک اس کلمہ کو اور کہا احمد نے یہ حدیث وہی ہی تہا نیز کہ روایت کرتا تہا بلی اس حدیث کو سوسای کلمہ غم لا یعود کے اور جب یقین کیا گیا تو شروع کیا اسی ذکر کرنا اس کلمہ کو انتہی قولہ دیکھ عینی شرح صحیح البخاری کہ کہ اسی لکھا ہی انہ کان فی بدال اسلام ثم نسخ یعنی تہا رفع یدین رکوع وغیرہ کا ابتداء اسلام میں پہر نسخ ہوا اور دلیل نسخ کی یہ ہی ان عبد اللہ بن زبیرؓ سے یہ **الحکم قول** دعویٰ عینی کا بلا دلیل ہو قابل سماعت نہیں اور دلیل بکرا حدیث عبد اللہ بن زبیر سے صحیح نہیں کیونکہ کتب محدثین میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں دوسری مخالف ہی یہ احادیث صحیحہ کے جہن عبد اللہ بن زبیر کا رفع یدین کرنا ثابت ہی چہاں روایت کی ابو داؤد نے سمون کی سی کہ انہوں نے دیکھا عبد اللہ بن



زنبیر کو رفیع دین کرتی ہوئی اور ترمذی فی ہی او کو راغبین سی شمار کیا ہے اور طبرانی فی ہجر  
 انکار رفیع دین نقل کیا ہے قولہ دوسری دلیل نسخ کی ہیستہ جو روایت کی طحاوی کے مخاہ  
 فی کہا نماز پڑھنی یعنی پچھی بعد المد بن عمر کے سوز رفیع دین کیا انہوں نے قول اس زب  
 میں ابو بکر بن عباس ہی وہ ضعیف دوسری یہ مخالفت اس حدیث کی جو بخاری فی نافع  
 روایت کی ہے کہ بعد المد بن عمر رفیع دین کرتی تھی تیسری قاعدہ مسلم نہیں کہ اگر راوی اس  
 حدیث پر عمل نہ کرے تو وہ حدیث قابل عمل نہ رہی جو تھی ابن عمر کی کہ یہی اسو اعلیٰ چوڑا ہوتا کہ  
 معلوم ہو جائے کہ وہ اسکو وہب نہیں جانتی پانچویں سوی بن عمر کے اور بہت راوی اس  
 حدیث کی موجود ہیں بہای حدیثوں کی پڑ تانی والی یہ لگتے جو تیر تال گنی بھلا انصاف کو کہ عینی  
 اور ایک علما کو کیا نسبت علم حدیث میں بخاری و مسلم وغیرہ کی اگر دیکھتے ہوں یہی تبھی <sup>الضعیف</sup> قصہ  
 کا اذاعی سنی سن لی محمد سی کہ یہ قصہ موضوع ہے کسی سند امام صاحب نہیں پہنچا اگر کوئی  
 مدعی ہو تو اسکی سند امام تک جانا نہ کرے محشی صاحب خدا جانی کیا ضبط ہوا کہ تھی ہیں قصہ <sup>الضعیف</sup> سار  
 میں کیا جو کچھ از انصاف میں اس کے آخر بہت صحیح ہے انصاف کو ہی حدیث کی کتاب نہیں خدا جانے  
 ان لوگوں کی عقل پر کیا تہہ پڑ گئے ہیں قولہ سودی روایت کیا کہ کہا میں عمر بن خطاب کے ان  
 قول اسکی منہ صیغہ نہیں خود پہنچی فی ہی اسی ضعیف کہا ہے دوسرے مخالف نے ان واتیوں کی  
 جسے حضرت عمر کا رفع دین کرنا ثابت قولہ اور روایت ہی بعد المد ابن مسعود کہا نماز پڑھی  
 یعنی ساتھ رسول اللہ صلعم کے اور ابو بکر اور عمر کی پس نہ رفیع دین کیا ان سبے مگر شرع کا  
 میں قول یہ حدیث موضوع ہے راوی اسکا محمد بن جابر و اربعین میں ہی ابن جوزی اور  
 شیخ ابن تیمیہ اسکو موضوعات میں سی شمار کیا ہے ایسا ہی جو روایت حضرت علی سی عدم میں  
 مولف فی نقل کی ہے یہی فی ہی اسکو ضعیف کیا ہے جیسا کہ صاحب محلی حنفی فی نقل کیا ہے اور  
 معارض ہی احادیث صحیحہ کے جیسے حضرت علی کا رفیع دین کرنا ثابت ہی ابو داؤد میں  
 حضرت علی سی روایت فرمایا حضرت علی فی کہ ہمیشہ رہی نماز رسول اللہ صلعم کی ساتھ رفیع  
 کی آگے کوئی کبری یا نہ کری کسی مسلمان کو نگواش نہیں ہی کہ ایسی سنت کو کہ چہر حضرت دم

دوام کیا ہو ترک کری **قولہ** جابر بن سمرہ سی روایت الخ **اقول** عجیب چل مولف کا ہے  
 نہیں سمجھتا کہ یہ حدیث متنازع فیہ نہیں یہ حدیث اب سلام بن ہی جیسا کہ دوسری روایت  
 جابر بن سمرہ کی جو اسی حدیث متصل مسلم بن مروی ہی اس میں اس کا بیان ہے اور حدیث اول کو  
 واقعہ جدانی الصلوۃ کی وجہ سے قرار دینا محض تسلیم ہے تا بالفرغ سلام حالت نماز ہی میں  
 شمار ہونی ہی بخاری نے کتاب فہم الیدین میں لکھا ہے کہ محبت بکر بن ابی اعینہ بنی سلمون کا ساتھ  
 حدیث تیمم بن طرفہ کی جو جابر بن سمرہ سی روایت ہے کچھ نہیں اور یہ نہیں تھا بلکہ تہنہ تہنہ بیچ قیام  
 کے تفسیر سنی عبد اللہ بن القبط کی ہی اور نووی نے جو پہلی حدیث کی شرح میں لکھا ہے وہ  
 ہماری تائید اور شہید دعائی اگر حالت قیام میں ہی ہو تو پھر یہ کہانی معلوم ہو کہ یہ فقہ  
 مراد ہی بلکہ وقت قنوت و عیدین مراد ہو اور حدیث عبد اللہ ابن کی کہ سات جگہ پر رسول اللہ  
 صلعم ہاتھ اوٹھاتی تھی اس کا ثبوت حضرت نک نہیں منقطع ہے مع اسکے شیخ عبد الحئی نے فرمایا ہے  
 کہ یہ حدیث حصر کی واسطی نہیں (جہاں محشی) فرماتی ہیں معمول کرنا اس حدیث کو رفیعہ  
 وقت سلام پر تخصیص یا تخصیص ہی بندی خدا کے اگرچہ یہ ہی لکھنی کا قصد کیا تھا تو نووی  
 ہی کا مطلقہ کیا ہے تا کیا اکابر محدثین کا اس حدیث کو اب سلام میں لانا محض نہیں تو اور  
 کیا ہی جو کوئی اس سے عدم رفیعہ میں متنازع فیہ کا استدلال کری بخاری نے کہا ہے کہ وہ جابر  
 سب اہل علم کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث منع رقص ایدی سلام میں وادھوی ہی خاص ہے کہ جیسے  
 ناقد حدیث کے اکابر محدثین تھے اور معنی حدیث کی جانتی تھی اس سے متعصب لوگوں کو ان سے  
 کیا نسبت اور وہ حدیث کو کیا بیچا میں مع اسکے دوسری روایت خود مفسر ہی ایک ہی سبجہ کا علاج  
 کیا جاوی ہے محض اپنا تعصب ہی بہا ہی جان لی یہ رفیعہ بہت بڑی سنت مجدد الدین  
 فیروز آبادی کہتی ہیں کہ رقص بدعتی کو جابر و صحابہ نے روایت کیا ہی اور عراقی نے کہا ہے کہ  
 یہ حدیث از روی احسن کے متواتر ہے روایت کیا ہی اس کو عشرہ مبشرہ نے اور سیوطی نے ہی  
 اس حدیث کو سالار زبالتاثر میں متواتر کیا ہے اور بخاری نے خبر رخصہ میں ابن عمر  
 سے نقل کیا ہے کہ جو شخص رقص کو کرتا ہے وہی کہ رفیعہ میں نہیں کرتا تو اس کو نکمرہ سے ہی غرض

عدم رفع یدین میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اس پر اعلیٰ نصف خفیون پہلی سکونت کیا ہے اور  
 بعض نے کیا ہے جیسے عصام بن یوسف ایک سی شیخ بلج کے تھے اور شیخ عبدالحق نے بھی کہا ہے کہ  
 حق یہ ہے کہ دونوں سنت ہیں اور مولوی عبد العلیٰ نے بھی ارکان ربیعہ میں کہا ہے کہ میرے نزدیک  
 رفع ہی درست ہے اور شاہ ولی اللہ نے بھی رفع یدین کو مستحب کہا ہے لیکن انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ  
 جب جگہ بدعتی فساد کریں وہاں نہ کرنا چاہیے مولوی عبدالرحیم صاحب کو چاہیے کہ رفع یدین شروع  
 کریں کیونکہ دہلی میں کس طرح حکام فقیدین سے فساد نہیں ہوتا اور دوسرے فرمانا شاہ ولی اللہ صاحب کا  
 کہ جب جگہ فساد ہوتا ہو وہاں نہ کریں سو بہ فرمانا انکا کجی اور بی ہمت ڈیوٹ کی نسبت اور جو کجی کو  
 کہ سنت کے عاشق زار ہیں وہ عین فساد کے وقت سنت پر عمل کر کے سوشید کا صواب چل کر پڑ  
 جیسا کہ حدیث میں آیا ہے من شک استی الہ قولہ اور انصاف کہ پہلی حدیث میں علیم ہے سزا  
 صلعم کی اگر ہوتی الحمد فرض تو کیوں نہ ذکر ہوتا اسکا قول اگر آپ شکوہ کا ہی مطالعہ فرمائی تو  
 کلمہ باپ نہ لاتی کہ تو کیوں نہ ذکر ہوتا اسکا رد و ہت بودا و دین صریح لفظ فاحشہ کا موجود ہے  
 لفظ الحمد کا تو بہت سی روایتوں میں صریح مذکور ہے اگر آپ کی نظر سی نہ گذری تو اور کیا کیا قصور  
 اور جن روایتوں میں لفظ الحمد کا نہیں آیا وہ اسی پر محمول ہیں کیونکہ روایت بودا و دین اور لفظ  
 ابن حبان میں صریح لفظ الحمد کا آچکا ہے قولہ اگر خیال آویں تجھ کو کہ حدیث لا صلوة الا بعد  
 الکتاب سے تو قرینہ سورت فتح کجانی جاتی ہی تو جواب کا کئی وجہ تھا کہ ساتھ میں دل تو  
 نفی نفی نہیں بلکہ نفی کمال ہے الہ قول یہ آپ کا فہم ہے کہ آپ کو علم عربیت تو بہرہ نہیں  
 ناحق ہم میں نا اگٹ ٹرائی ہو اصل نفی میں نفی ذات ہے اگر نفی ذات ممکن نہ ہو تو جو کیا جاتا  
 طرف اقرب مجازین کی اور اقرب مجاز نفی ذات کی نفی صحیح ہے نفی کمال بخلاف لا صلوة  
 مجاز مسجد کیونکہ یہ حدیث موضوع ہے اور لا یلین لمن لا امانۃ لہ اول تو یہ حدیث قوی نہیں  
 اگر قوی ہی ہو تو مردانہ کیا ہی اگر مرد و احکام شریعی میں بموجب یہ محملہ لا انسان  
 تو بیشک نفی ذات اور اگر مرد معنی لغوی یعنی و دعیت میں سی حیانت کرتا ہے تو نفی کمال  
 قرینہ خارجی سی ایجاد کی بخلاف لا صلوة والا بغضتہ الکتاب کہ وہاں کوئی قرینہ موجود نہیں

بلکہ نفی ذات بہر مع اصل ہو چکے قرنی بن جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے لا تجزئ صلوۃ  
 لا یقر الرجل فیہا بفتح الکتاب یعنی نہیں کافی ہوتی ہے نماز جہین الحمد نہ پڑھی جاوے حدیث  
 سی صاف ظاہر ہے کہ جو نماز کفایت نہ کری وہ نماز ہی نہیں پھر اس نفی کو نفی کمال کی بتلانا  
 سنجیدہ ہے قولہ اور اس حدیث کے نفی کمال کی یہی توحیدیت خدام کی موبیہ ہی اقول مجھے  
 حذیبہ کے نقصان ذات کے ہیں قال جماعة من اهل اللغة حذبت واخذت اذا ولدت بغیر تمام  
 ترجمہ کہا ایک جگہ غائب اہل لغت ہی حدیث اور اخذت اس وقت بولتی ہیں حیثوت بفتح ناقص  
 الخلق جنی ایک ہی جو سچے میں ہوگی تو او سکی ذات میں ہوگی اسطرح یہاں ہی نقصان  
 میں ہی معنی کمال کے تب ہوتی جب نقصان کمال ہوتا قولہ کافروا ماتیسر من القرآن کا  
 معارض ہی اس حدیث کے اقول آیت مخصوص ہی ساتھ حدیث لا صلوۃ الا بفتح الکتاب  
 کہ مراد تیسری فاتحہ ہی جیسا کہ امام نووی نے کہا شرح مسلم میں اولین اس تعبیر کے خارج  
 کی طرف ہے جیسا کہ ثابت ہی احادیث متفیضہ سی اس سے دفع ہوا اعتراض ان لوگوں کا جو  
 کہتے ہیں سورت خلاص آسان ہی فاتحہ سی کیونکہ تعبیر اسکی خارج کی طرف ہے نہیں جوتانی  
 یہہ ہی کہ یہ آیت محمول ہی ماسوی فاتحہ کے جیسا کہ حدیث ابو داؤد میں عن ابی ہریرۃ قال قرنا  
 ان نقرأ فاتحہ الکتاب و ماتیسر ترجمہ وایت ابی سعید ہی کہا امر کی گئی ہم کہ پڑھیں ہم  
 فاتحہ اور جو آسان موبیہ حدیث نص صریح اس میں ہی کہ مراد تیسری ماسوی الحمد کے  
 سے اور یہ تمام اہل سنت کے نزدیک مسلم ہی کہ قرآن مجمل ہی اور حدیث او سکی تفصیل ہے قولہ  
 روایت کی ترمذی فی ابوسریہ سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی علیہ وسلم پڑھی نماز پڑھ کر وہ نماز کہ چار  
 قرأت چہری ہی فرمایا آیا پڑھا ہے میری ساتھ کہینے تم میں سی اب پس کہا ایک آدمی نے  
 ہاں یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرمایا میں کہتا ہوں کیا ہی چلو کہ جگہ کیا جاتا ہوں میں قرآن میں  
 کیا راوی فی پس باز ہے مقتدی قرأت چہری میں اقول یہ حدیث خارج ہے محل  
 نزاع سے کیونکہ قرأت خلف امام از رو سر کے ہے نہ چہر کی اور منارعت چہر میں ہی اور اگر محل  
 نزاع میں ہی اس حدیث کو مانا جاویں پھر ہی یہ حدیث عام اور حدیث عبادہ کی خاص اور

ناہتھی الناس عن القرات مدبر ہی نہ تحقیقین کی اور ایسا ہی حدیث اذا قرأ فاستمعوا له  
 اور حدیث عبادہ کی خاص مع او کی نوعی فی شرح مسلم میں کہا ہے کہ یہ لفظ یعنی اذا قرأ  
 میں حفاظ فی اختلاف کیا ہی پہنچتی نہیں کبریٰ میں ابو داؤد سی روایت کیا ہی کہ یہ بادی  
 محفوظ نہیں اور ایسا ہی ابن معین اور ابو حاتم رازی اور داؤد قطنی اور حافظ ابی علی نسیا پوری  
 روایت جمع ہونا ان حفاظ کا اس لفظ کی تضعیف پر مقدم ہی تصحیح مسلم ہی خاص کہ جبکہ  
 اپنی کتاب میں اسکو روایت نہیں کیا ناہتھی قولہ روایت جابر سی کہا کہ ہمارا رسول اللہ صلی  
 امام کا بڑا ہنسا مقتدیکہ پڑھتا ہی یہ چاروں حدیثیں ابن ماجہ کی ہیں **قول** یہ حدیث ضعیف  
 کیونکہ ایک ہی اسکا جابر جھٹی ہی وہ واضح حدیث کا ہی خود امام ابو حنیفہ فی اسیر جرح کی  
 ہی جیسا کہ برمان شرح مہوہا لرحمن میں مذکور ہے اور حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ  
 حدیث میں کان لا امام مشہورین حدیث جابر و لوط عن جماعۃ من الصحابۃ کلمہ معلولہ  
 ترجمہ حدیث میں کان لا امام مشہور ہی حدیث جابر سی اور وسطیٰ او کے طریقہ میں صحیح ایک  
 جماعت کل معلول یعنی ضعیف ہیں و متفقہ میں ہی روایت کی گئی ہی یہ حدیث مسند کل طریق  
 سی کہ وہ ضعیف ہیں صحیح ہے کہ یہ حدیث مرسل ہی ایسا ہی برمان میں کے مرسل کو صواب  
 کہا ہی میں کہتا ہوں اگر یہ حدیث صحیح ہی ہو تو ہی کچھ قباحت نہیں کیونکہ یہ عام ہی اور حدیث  
 فاتحہ کی خاص **قولہ** کہا صاحب ہدایہ فی ہدایہ میں کثرت اعتبار سی کہ اجماع اس پر کہ مقتدی  
 کچھ پڑ ہی **اقول** صاحب ہدایہ اس قول کو خود تحقیقین حنفیہ فی رد کردایہ جسکو شوق ہور  
 امام الکلام کا مطالعہ کری اور اس پر تحقیق نہیں کہ اکثر صحابہ کا مذہب یہ خلف امام کا ہنا جیسا کہ  
 ترمذی نے کہا **قولہ** عبد اللہ بن زید بن اسلم اپنی روایت کرتی ہیں کہا ہی دس صحابہ ہی  
 صلعم کے کہ منع کرتی تہی شدت امام کے پیچھے قرات سی وہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان  
 الغ **اقول** اس روایت کا کتب محدثین میں نام و نشان نہیں مع اسکے ان صحابہ کے روایت قرات  
 کے موجود ہیں جیسی کہ پہلی فی حضرت عمر سی روایت کی ہی اور حدیث قدح الجنبہ کا وہی  
 جواب جو امی انارہ کا گذر باقی رہی آثار سعد بن ابی وقاص وغیرہ کے جو امام کے پیچھے

پڑھی اوسکے مین پیر اور آگ بہری جاوی بیکر سب موضوع ہن بخاری فی رسالہ جزوات  
 ہن کہا کہ یہ الفاظ عالمن کی شان سی نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان مین  
 کہی کہ انکی محنت مین آگ پڑی مثل عمر رضا اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوہریرہؓ کی باوجودیکہ  
 ان صحابہ سے قرأت خلف نامہ کے روایات ہن مولانا عبدالحی صاحب فی ابنی رسالہ الام الکلام  
 ہن ان آثار کا جواب آٹھ وجہی دیا ہی ایک جواب ہن نقل کرتا ہوں اس دس ازصرہ ابن اہل  
 وغیرہ ان قول الصحابی حجۃ الملت مقفیہ شی من لہنتہ من المعلوم ان الاحادیث المرفوعہ والعلو  
 اجازت قرأت الفاتحہ خلف الامتہ کہا ساقی ترجمہ جواب چٹاپا تحقیق تصریح کی ہی ابن ہام اور غیر  
 فی کہ تحقیق قول صحابی کا حجت جیتک کہ نفی نکرہی و سکو کوئی شی سنت سے اور یہ بات معلوم  
 سے کہ احادیث مرفوعہ دلائل کرنوالی ہن اجازت قرأت فاتحہ پر حسب کہ قریباً و بگناغوسکہ  
 آثار باوجود صحیح ماننے کے ہی حجت نہیں اور دلیل قوی مصنفہ مولوی احمد علی کی اکثر جواب  
 مولانا عبدالحی فی رسالہ الام الکلام ہن دیدی ہن مفصل جواب مولوی محمد حسین صاحب نے  
 ابی پر چون ہن اور ایک سالہ متصل اوسکے جواب کا تسمی بقول جلی موجود ہے جکا دل چاہا  
 اوسکی طرف توجہ کری اور سند لال کرنا آیت اذا قرأ القرآن سی نہیں کہی کیونکہ یہ آیت مختص  
 ہی ساتھ حدیث لا تفعلاوا الا بام القرآن کی یا یوں کہی کہ مراد ہی اس کا سوائی فاتحہ کے صحیح ہن  
 الاولین یا یوں کہی کہ معنی فاتحہ کی حقیقی مراد نہیں بلکہ معنی مجازی مراد ہن یعنی آیت  
 کیونکہ نزول اسکا جہر ہن ہی اور نصائک معنی آیت پڑہنی کی آتی ہن اسلی کہ اگر معنی تحقیق  
 مراد ہوتی تو خداوند کریم اس آیت کو ایسی موقع نہ نازل فرمائی اور نہ حضرت مفتی لونکو  
 اجازت پڑہنی کی دیتی اگر یہ گمان نہیں تو یہ کہو کہ معاذ اللہ حضرت قرآن کا خلافت کرتے تو  
 مسلمان کی شان تو یہ نہیں لیکن آپ لوگوں کی شان سی یہ بچید نہیں کہ ہن اس آیت کے معنی حضرت  
 اور صحابہ نہیں سمجھو بعد اوسکے ہمارے امام فی جو پیغمبرؐ کی استناد ہن سمجھو ہن آگے یہ لوگ کیا  
 کچھ نہیں کہہ گئی حضرت خضر کو جو بقول بعض کی پیغمبرؐ ہن اور جو حق ہن اللہ فرماتا ہے علمنا  
 من لدنا علما امام صاحب شاگرد تلمانی ہن اب اگر ہن دلائل پڑہنی فاتحہ کے ذکر کر دے







شعر ترجم نرسی بکعبہ ای عراقی بکین رہ کہ تو میری تبتہ کتانت : آب یہہ جو فرانی ہن  
 آئین بالچہرین ریا ہے آب نماز جہر کو بھی چھوڑ دین کیونکہ اس میں ہی ریا ہے قولہ روایت  
 علقمہ بن وائل سوا سنی روایت کی اپنی باپ وائل سی کہتی ہن وائل کہ دیکھا ہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ رکھا ہاتھ دینا ایسا اور برابر ہن کینچے ناک اقول یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ علقمہ نے اپنی  
 سی نہیں تاکہ انقلہ فی التقریب و ضخیم الحنفیہ فی فتح القدیر کے تحت نہیں ہن کہا ہی کہ علقمہ  
 باپ کے چہلہ کے بعد پیدا ہوا اور ایسی ہی روایت دومری حضرت علی کی ضعیف کیونکہ اس میں  
 ایک راوی عبد الرحمن اسحاق واسطی ہی اور وہ بالانفاق محدثین کی ضعیف اور حدیث ہاتھ علی  
 الصدر کی صحیح ہی نقل کیا ہی اسکو ابو نعیم المرام ہن بن حجر نے قولہ کہا مالک م فی موطن میں نہیں  
 ہمارا عمل اسیر لیکن ادنی و ترکی تین رکعت ہن اقول امام مالک سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ ایک  
 رکعت جائز ہی نہیں ہماری تردید کہ تراکیب تین یا پنج سات سے بطرح درست لیکن وتر ایک  
 رکعت کا مذہب جمہور کا ہے عراقی فی نقل کیا ہے کہ جو وتر ایک ہی تھی ان میں ہی خلفاء اربعہ اور  
 سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل ابی بن کعب ابویوسی و ابو درداء و حدیفہ و ابن مسعود و ابن  
 عمر و ابن عباس معاویہ و عثم و ازی و ابو ایوب انصاری و ابو ہریرہ و فضالہ بن عبد وہب و علی  
 بن زبیر و معاذ بن الحارث و غیرہ کا یہی مذہب ہے اور سبط جبراب لوگ تڑپرتی ہن بالکل کہ وہ  
 بلکہ تین کا وتر پڑھنا ہی نہیں چاہی ایک سلام ہی کیونکہ تین رکعت تراکیب سلام ہی پڑھنے کی کوئی  
 حدیث قوی نہیں اور نہ ہی تین رکعت پڑھنے کی بہت حدیث ہن آئی ہی و قطعی ہے بروایت  
 ثقاہت ابو ہریرہ ہی نقل کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ وتر پڑھو ساتھ تین رکعت نہ پڑھا  
 کرو و تراکوتاہہ مغرب کے صحیح کہا اسکو ابن حبان در حاکم فی اور بہت سی احادیث ہن وتر  
 تین رکعت میں ہن جبکا دل چاہی کتب تحقیق کا مطالعہ کری قولہ روایت کی امام مالک  
 فی یزید بن رومان ہی کہ اسی کہا تھی لوگ کہڑی ہوئی عمر بن الخطاب کے خلافت میں ہن پڑھا  
 ساتھ تیس رکعتوں کی اقول یزید بن رومان نے زمانہ عمر کا نہیں پایا جیسا کہ کہا ہے کہ یہی شرح  
 منیہ وغیرہ میں لہذا یہ روایت منقطع ہوئی و منقطع حجت نہیں چہ جائیکہ حضرت عمر ہی اس کے

خلاف روایت صحیح سی مروی ہوا وہی موطا میں ہے کہ حکم کیا عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب  
 تیمم دار کو کہ لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھا دین اب نصاب کر نیکی بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابی بکر صدیق کا عمل گیارہ رکعت پر یعنی آٹھ تراویح تین تیر رہا ہوا حضرت عمرؓ بھی اس  
 فرمایا ابنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء پر عمل تو بالکل چلا گیا اور نئی نئی رکعتیں بجا کر  
 قولہ اب ہمارے بہاؤں نے آٹھ رکعت پڑا کتفا کیا اقول ہم لوگ تو گیارہ یا تیرہ رکعت  
 رسول اللہ و خلفاء راشدین سے ثابت ہیں اور جسکو شیخ الحنفیہ میں ہمام ہی سنت انتہی ہر  
 پڑھتی ہیں اب آپ لوگ خلاف رسول و صحابہ کا کرتے ہیں کچھ اللہ کو زیادہ عبادت کی جائے  
 نہیں بلکہ خداوند کریم کی تائید ہر کون سیر رسول کی پیروی کرتا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 انکم تم تجوں اللہ فاجتہونی و کتب اللہ اپنی محبت کو حضرت کے اتباع پر معلق کرتا ہی ہم لوگ تو  
 حضرت اور صحابہ کا طریقہ جو بعینہ مصداق اننا علیہ اصحابی کا ہی برہنہ ہیں اگر مخالف اس طریقہ  
 کے ہیں تو آپ ہیں قولہ تو انصاف کرا ہی بہا ہی اگر حضرت جمع کرتی دو نمازین ایک وقت میں تو  
 قیلول وقت کی کیا ضرورت تھی انہی اقول آپ کے فہم کو کیا کہوں جو دلیل عین جمع فی الصلوٰۃ  
 کی ہی اوسکو اپنی مدعا کے موافق زبردستی بناتی ہیں بوخرانہ نظر الی وقت العصر جمع بینہما یعنی  
 تاخیر کرتی نظر کو اول وقت عصر تک پہنچ کر فی درمیان اون دونوں کے صاف اس مدعا پر دلالت  
 کہ جب عصر کا وقت ہوتا تو درمیان اون دونوں کے جمع کرتی جیسا کہ غامی فحجج کی ہماری تائید کرتی  
 ہی اس عبارت سے جمع وقت تا نہیں دنی عری دان ہی سمجھ سکتا ہی آپ کی فہم کو خدا جانی کیا ہوا  
 یہ نصبت ہی سب عمل کراتی ہی اب نصف کو جانی کہ انصاف کی نظری دیکھی کہ جب وقت عصر  
 کا آتا تب جمع کرنی با قبل اسکے باقی رہا جمع کرنا اسکا اول وقت عصر میں جمع کرنا لیکو تنہا  
 جو وقت فرصت اور موقع پاوی اوس وقت جمع کر لی خدا جانی اپنی آنکھوں پر مردہ والکہ  
 بلکہ اگر ظہر آخر وقت ظہر کے پڑی باقی رہا لہذا لال اس بات سے ان الصلوٰۃ کا نہ علیٰ التوہن  
 لکنا باس وقت یعنی نماز مونہر فرض ہی وقت پر تعین کر نیوالی اوقات کے وہ ہیں جنہر نزول ہر  
 کا ہوا انہو سب طریقہ وقت کے معین کیا کہ حضرت میں وقت پڑ پڑا ہوا و غیر میں جمع کرنا اگر آپ کا کچھ

اور عرض ہی تو رسول صلعم پر ہوگا کہ جنہوں نے سفر میں حج نمازوں میں کی نہ مہر ہم تو رسول  
 صلعم کے تابع ہیں اپنی جطر کر کیا یا فرما اسطرح کرتے ہیں ابجا ہی کچھ قصور نہیں کیا تو بچہ  
 ابو حنیفہ کی تابعداری ضروری چاہیو احادیث محمد رسول صلعم کی کسی ہی مخالفت و ٹکڑی  
 فقط اگے جو آپ عابد قرضو کو بابت میں کچھ تحریر کرتی ہیں جو لوگ ہمیں ڈھاتی جدوجہ سے  
 وہ اسکو پسند نہیں کرتی اول یہ کہ کوئی حدیث صحیح بعد نماز کے دعا و ثنا کے بعد میں نہیں کر  
 وجہ دوم یہ کہ بطور آپ لوگ عادت میں نہ کوئی صحابی سے منقول ہی نہ کسی امام سے فقط  
 رواہ پڑ گیا ہی باقی جو آپ تمثیل بکری بربری کی تھی میں ہفتیس علیہ ہٹا نہیں کہوں کہ  
 بکری کی حلت میں تو حدیث انہی ہی مہر بکری ہی اسکی افراد میں سی ہی مخالفت اسکو کہی  
 حدیث صحیح مطلق نماز کے بعد ہاتھ و ٹہنائی نہیں لینی اب جواب تو آپ کے ہو چکی لیکن تہوی  
 سی گزارش در باب اس عبارت کے جواب عبد الوہاب کے نقل کرتی ہیں باقی ہی سن لیجئے کہ  
 میزان شعر انیکانہ صحابی نہ تابعی نہ مجتہد نہ کوئی بڑا امام ہی جو آپ اس سے نقل کرتے ہیں اب  
 خیال جبکہ امام و نشان دلیل شرعی سی نہیں مہر کچھ حجت نہیں اور نہ کسی مسلمان کو اسکا عقاد  
 چاہی کیونکہ یہ مخالف ہے صریح قرآن و احادیث بلکہ رجاء الغیب سے کہی یہ نقشی وحی وغیر  
 مقامات کے جبکہ انہوں نے دیکھا نہیں اور نہ اپنی اور اسکا ملاحظہ کیا ہی کسطرح بنامی آیا آپ  
 بانبر وحی نازل ہوئی تھی ہم لوگوں کا وہی مقام ہی جہاں صحابہ تابعین حضرت کے اتباع کا سی  
 اور جو دائرہ شریعت کا انہی بنایا ہم اس خانہ میں ہیں جہاں محمد رسول صلعم کیونکہ ہم ان کے  
 اتباع ہیں اگے جو آپ رند اسب کے مذہب کے ہو چاتی ہیں اگر یہ مذہب الہی کی عبادت ہے میں نہیں  
 بیشک یہ کہہ گا کہ مسلمانوں کا مذہب ہی کہ ایک ہی چیز کو حلال ہی کہتا ہے اور حرام ہی کیونکہ بہت  
 چیزیں ایک نام سے ایک حلال ہیں اور دوسری نذر ایک نام سے حرام اور یہ جواب پسند نقل کرتی ہیں  
 بالکل واپسی اور اقرار ہی امام ابو حنیفہ پر کیونکہ انہوں نے کسی گناہ میں بہت نہیں کہا کہ میں نے  
 عباس کا مذہب لیا ہی بلکہ ابن عباس کا مذہب کٹر مخالفت مذہب ابو حنیفہ کے اور یہی مذہب  
 اعطا کا بہت مخالفت ہی مذہب امام ابو حنیفہ کے جیسی رفقہ میں میں فاجتہد امام وغیر میں

دائرہ شریعت میں تو اپنی بہت سی گولگاہا تھا اورندان چاروں کی لاسی نقشہ نیز انکا اپنی نہ  
 جسکو آنکھوں سے دیکھا کس طرح پہلی سی بنا دیا خدا جانی او کی کیا کیفیت ہوگی چاہیہ امام ہی اپنے  
 مقلد و نکلے عمل نامہ لکھواتینگے حضرت رسول کریم کو تو اپنی خارج کیا جو بالکل معصوم ہیں نہیں  
 اپنی انصاف کیا وہ ہلوگوں کے ساتھ ہونگے آیتوں کے دائرہ سی ہی خارج ہیں کیوں صاحب کے  
 نزدیک یہ امام پیغمبروں کی بڑی ہوئی ہیں پیغمبر تو نفسی نفسی بیکار تینگے اور یہ خوف ہو کہ مقلد  
 کے پیچھے پر تینگے کیا یہ راضی ہوگی طرح یہ چاروں امام کچھ نزدیک معصوم ہیں جو انکا حساب کتاب  
 نہیں ہوگا اپنی تو غلط ہیں فرمایا تھا کہ یہ چاروں امام عرش کو ادا ہوا تینگے وہ تو بموجب قبل انکے  
 عرش کی نیچے ہونگے پھر میزان پر کس طرح سی آجاو تینگے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ یہ نقشہ  
 جنت اور قہر کا تو آیت و عجیب بنایا ہے کہ خلی بابت : میں اللہ فرماتا ہی نہ آنکھوں کے دیکھنا نہ کا  
 فی زمانہ کسی دل پر خطہ گذر آ پان چہرہ کا نقشہ بتاتی ہیں عجب ہے کہ پیغمبر کے قبہ کے پاس  
 ابو حنیفہ کا تو قبہ بنایا اور قبہ صدیق اکبر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم وغیرہ صحابہ جو آپ کے صحبت میں جان مال صرف کرتی رہی لکھوا بالکل خارج کر دیا نعوذ باللہ  
 اپنی شیعہ کا مذہب تو نہیں اختیار کیا کہ صحابہ کی ایسی دشمنی کر لکھوا کی خافت سی خارج کرتے  
 اور انکا درجہ کم جانتی ہیں درجہ بلکہ ربعہ سی اب خدین یہاں ہی مسلمانوں کی گذارش کہ مولوی  
 عبدالربیع بالکل لوگوں میں نام آوری اور فخر کیلئے ان بتدیتا کو جمع کیا ہوا و محض نیکی کی کامیابی  
 فکر میں ہیں اور عبد الوہاب شہزادی کی عبادت کا ترجمہ کیا ہی اور بہت کچھ امام ہیں وہ تقلید کو بہت  
 شوری رد کرتی ہیں جس کتاب سے مولوی صاحب نقل کرتی ہیں اسی کتاب کی صفحہ ۴۲ میں وہ  
 فرماتی ہیں ثم یلقینا عن احمد بن الاثیر انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین بل المنقول تقریر ہم  
 الناس علی العمل لفتویٰ بعضہم بعضا لانہم کلہم علی الہدی من ربہم ولہم یلقینا فی حدیث صحیح و  
 لا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احمد بن الاثیر بالتزام مذہب معین ترجمہ ہو کہ کسی امام سے نہیں  
 پہنچا کہ اپنی یار و کوفہ فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا بلکہ اماموں سی تو یہ تجویز منقول ہے کہ  
 بعضی بعضوں کو قول عمل کر لینا بدیہ کے کہ امام ہدایت پر ہیں اپنی رستہ اور کچھ نہیں پہنچا

کسی حدیث صحیحہ و ضعیف کے حضرت نے کسی امتی کو فرمایا ہو لازم کیا تا ایک سبب عین کا اثبات ہی  
مسلمان انصاف کریں کہ مولوی صاحب کے معتقد علیہ تقلید کو کیا رد کرتی ہیں مولوی صاحب نے  
اس عبارت کو تو چھوڑ دیا اور اپنی موافق عبارت کو لیلیا نوں تبعض و کفر بعض عقلمند کو ایک بارہ فرما  
ہی مولوی صاحب کو لازم ہے کہ اس بظہر تقلید کو گردن سی و تا کر عمل بالحدیث مشروع کریں

## اطلاع ضروری

بخدمت بہائی مسلمانوں کے گزارش ہی کہ مولوی عبدالباق کو تحقیق دین کی بالکل منظور نہیں  
بلکہ تحصیل دنیا و دنیا دار کی فکر میں سرگرم ہیں جس طرح دنیا و مافیہا میں چاہتی ہیں چنانچہ  
عمل مولد لقیام بالحق تحقیق مذہب کے بدعت اور ختمہ قبر کا بنانا جو نہیں غیب ہے اب نہ ان کا  
کیلئے اس کی قابل ہو کہ میں طرفہ ہی کہ اول خود ہی اسکی بدعت ہو پر مہر کر چکے ہیں اور عطا کو  
محض وسیلہ بنایا ہوا ہے جسکا بدعت عین کو دشمن متبعان سنت کا دیکھتی ہیں وہ ان لوگوں پر  
رافضیوں کی تبرا اڑانی ہیں اور کوی و عطا انکا خالی نہیں ہوتا کہ حسین غیبت متبعان سنت  
کی نہیں ہوتی اور نہیں درستان و عجبہ احباب کم ان بالکل لحم احیہ میتا فکر متوہ ترجمہ کساو  
ر کہتا ہے کوی تم میں ہی یہ کہ کہاوی گوشت بہائی اپنی مردیکا پس ناخوش رہو کہ تم اسکو او  
حدیث شریف میں آیا ہے ملعون من حارثو متا و مکربہ ترجمہ ملعون ہے جو مسلمان کو تکلیف دی یا  
اوس سی مکر کرے روایت کی ہی اسکو ترمذی نے بدعت ہونا مولد کا غایت اظہار میں مفصلاً  
مرفوع میں بیان ہی ایک عبارت نقل کیجانی ہیں قال جامع مجموعہ فتاویٰ القاضی شہاب  
سئل القاضی عن مجلس مولد الشریف قال لا یعتقد لانه محدث و کل محدث ضلالہ و کل ضلالہ فی  
النار ترجمہ کہہا ہی جامع مجموعہ فتاویٰ جو واسطی قاضی شہاب لدین کے ہے سوال کئی گنی قاضی مجلس  
مولد شریف سی کہانہ منعقد کیاوی اسواسطی کہ تحقیق وہ بدعت ہے اور تمام بدعت گمراہی ہے اور  
گمراہی دوزخ میں اور ایسا ہی کہتا ہے خیرۃ السالکین نے موافق گفتار نور الباقین میں طلب لدین  
کی چیز کہ تا م ان سولہ فی نامہ بدعت ہے چہ رسول صلعم بچکس را بدین نفرمودہ و نہ خلفائے  
و نہ ائمہ و نہ خود این فہل کردہ اذ ایسا ہی کہتا ہے شیخ احمد سررہندی مجد و لدناتی فی اپنی بعض

مکتوبات میں اور احمد بن محمد بن محمد کلبی (کہا ہے) قد اتفق العلماء المذنب للاربعۃ بدم العمل فمن یدہ  
قال العلماء مغیر الدین حسن النخوارزمی فی تاریخہ و صاحب اربل الملک المنظر ابو سعید الکوکی  
کان ملکا مسرفا مرعلما زانہ ان علما باسنتنا لھم وجہا دھم وان لا تتبعوا المذنب غیر ہم حتی است  
الیہ جماعۃ من العلماء وطایفۃ من الفضلاء و تحفل لمولد النبی صلعم فی الزیج الاول فہو اول من  
احدث من الملوک بذالعمل انتہی ترجمہ تحقیق علماء مذنب بعد اتفاق کیا ہے ساتھ بڑی عمل کے پیر  
اون شخصوں میں جو بڑی کرتا ہی او کی کہا ہی علامہ مغیر الدین حسن النخوارزمی فی اپنی تاریخ میں  
صاحب اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کو کبیری تھا پادشاہ مسرف امر کرتا تھا علما زمانہ اپنی کو ہاتھ کا  
عمل کرین ساتھ ہتھ بٹا اور اجتہاد اپنی کی اور نہ تابع داری کرین مذہب غیر اپنی کی یہاں تک کہ اہل  
سوی طرف اسکے ایک جماعت علماء اور ایک گروہ فضلاء اور مجلس کرتا تھا واسطی سولہ نبی صلعم کے  
بیچ ربیعہ اول کے وہ اول پادشاہ ہوئیں وہ شخص ہی جنہی اس عمل کو نکالا فقط عرض یہ عمل اپن بادشاہ  
مسرف نے نکالا ہی اور تقدیر میں بن سہی اس عمل کو کینے نہیں کیا لہذا بدعت تہیہ التفصیل اس امر کے  
کتب مطولات میں مسطور ہی اور نبی پختہ بنانی قبر کی تمام کتب حدیث و فقہ میں مذکور ہی فرزندین  
ہی قال نبی رسول اللہ صلعم ان تخصص القبور وان کتب علیہا وان ینبی علیہا وان توطا ترجمہ  
راوی منع فرمایا رسول اللہ صلعم فی ہبات کہ گم کیجاوی قبر و راسبات کہ لکھا جاوی و دیگر بنا  
کیجاوی او سپر اور بال کیجاوی و مسلم میں حضرت علی سی روایت ہے ولا قبر مشرقا الا ستون یعنی  
مست چھوڑ قبر بلند کو مگر برابر کر دی تو اسکو فقط الحاصل قبر کا پختہ بنانا مسنیات شرعیہ ہے  
مسلمانوں کو جو ایسی باتوں کا حامل ہو پر لازم تاکہ صورت سولہ پانہ دیکھ کر دیکھو میں پڑن علینا اللہ

### جواب مجمل بلایں امین محمد شاہ

بعد حمد و صلوة کے خدمت بہائی مسلمانوں کے گذارش ہی کہ محمد شاہ کا یہ کام ہی کہ ہو کہہ دی  
عوام مسلمانوں کی اپنی ہمیشہ سرفہ فی الروایات کر کے دو چار کہیں ہانک کر ایک ایک سادہ سید  
کی خوشی کر لیتے دو چار راہ کے بعد اپنی نام یا کسی غیر کے نام سی شائع کر دیتا ہے چنانچہ تھوڑے  
ایام میں ہی کہ ایک ساؤسمی بلایں امین جو بالکل ہو کہہ بازی ہو ملو ہی لکھ کر شائع کیا چونکہ



تقصیب مذہبی حدیث رسول کو سیطرہ بگاڑیں اور اپنا مذہب بنائیں اور نہین تو ذرا سالہ جو مشکوٰۃ کے  
 اول ہی دیکھو وہی ملاحظہ فرماوین بحث تدلیس میں ہی ذنب الجہوری قبول تدلیس میں غر  
 لا تدلیس الا عن ثقة کا بن عیینہ ترجمہ کیا ہی جمہور طرف قبول کرنے تدلیس اس شخص کے جو جانا جا  
 کہ تحقیق وہ نہیں تدلیس کرتا اگر ثقہ سے مثل بیڑ عیینہ کے انتہی اور بیضا عیینہ کا سفیان ہی دیکھنی خود  
 محدثین فی اسکی تصریح کی ہی کہ سفیان کی روایت قبول ہو کیونکہ وہ تدلیس نہیں کرتا ہی اسید و سبط  
 تقریب میں اسکی شائین لکھا ہی ثقہ حافظ فقیہ امام حجة کا بن اس لکن عن انتقاداتی رہا سفیان  
 سو وہ بھی تدلیس نہیں کرتا ہی جیسا کہ تدریب راوی میں کہا ہی قال الشیخ الاسلام لانکما نرجح  
 اسی التدریس ان وصف بالتوری والاعمش فالاعتذار ہما لا یفعلان الا فی حق من کیوں ثقہ عن  
 انتہی بدو نون سفیان ثقہ سی تدلیس کرتے ہیں لہذا قبول ہی اور خیفہ کے ہاں تو تدلیس سب قسم  
 کی درست ہے پھر اعتراض کی کیا وجہ اب فح ہو ہی بدو نون اعتراض اور طریق ثالث میں تین اعلیٰ  
 کیے دو توجہ ہی ہیں جنکا جواب گذر تیسرے کہ محمد بن کثیر الخلط ہی حالانکہ یہ محمد بن کثیر نہیں بلکہ  
 محمد بن کثیر جو سفیان کا شاگرد ہی وہ دوسرے ہے جبکہ حقین لکھا ہی ثقہ دلیل اسکی ہے کہ بخاری  
 اپنی کتاب میں اس طریق یعنی محمد بن کثیر قال حدیثا سفیان لایا ہی اور بخاری ضعیف روایت  
 کرتا وہ دوسری یہ کہ ابوداؤد درجہ چادہ عشرہ میں ہی اور یہ محمد بن کثیر جو ثقہ ہے درجہ ششم  
 اور دوسرے محمد بن کثیر درجہ شامع میں تو ادلی قریب نسبت ثانی کی فقط غرض ہے کہ حدیث  
 جبر میں ہیں ابھارہ طریق صحیح ہو ہی ہی اب بیان ہی ثبوت ہوا کہ اسکے بہت طرق صحیح ہیں  
 دوسرا کہن یکا یہ ہو کہ یہ حدیث آیت کے مخالف اور قرآن قطعی حدیث ظنی جواب آیت کا بحث  
 تائین میں گذر کر اس آیت سے نفی جہر کے نہیں بلکہ نفی عنف کی ہے جیسا کہ اس پر قرینہ قانع  
 لاجب المتعین یعنی وہ حدیث ہذا لیکو درست نہیں رکھتا اگر یہ ہی مانا جاوی تو یہی آیت  
 مخصوص ہی حدیث سی اور کل تحقیقین حتی کہ امام اعظم بکا ہی مذہب ہے کہ تخصیص  
 کلام اللہ کی خیر واحد درست ہے جیسا کہ نقل کیا امام رازی فی حصول میں اور صاحب تنم نے  
 اور عدم تخصیص یہ مسئلہ کا لاہو عیسیٰ بن ابان کا جیسا کہ مصرعے کتب اصول میں باقی ہے





الجواب حق فاما بعد الحق الا الضلال سید محمد نذیر حسین

اب میں کہتا ہوں بلکہ حقیقت کے نزدیک بولنا درست ہے ہدایہ صفحہ ۲۷ میں ہی لارہو بین المسلم والکفر  
فی دار الحرب یعنی نہیں رہو یہی درمیان مسلم اور حربی کی دار الحرب میں اب ظاہر ہی کہ ہندوستان  
آپ کی نزدیک من کل الوجوه تو دار الاسلام ہی ہی نہیں اگر ہی تو آپ کے مشائخ نہان ہی ہجرت کیوں  
کرتی اور یہ ہی ہدایہ میں ہے کہ ایک مہشی غلام و مہشیوں ہی بیچا درست ہے ایسا ہی ایک پیسا دوسری  
سے ایک کھجور دو کھجوروں ہی اب بتلائی اسطرحی اگر کوئی بدعاش چاہے تو نیکیوں میں  
رہو ہی چم لے اور خفی کا خفی تیار ہی واہ ری مذہب تو ہم انکی نزدیک جینک نزال نہو  
مخل نہیں آنا جواب یہ ہے ہی ہم لوگوں پر اقرار ہی ہماری نزدیک تو غیبیہ حقیقت ہی غسل و  
ہو جاتا ہے مان الیہ یہ مذہب آئی غسل کا حضرت عثمان و بخاری و داؤد و ظاہری و ایک جگہ  
صحابہ و تابعین کا ہی اگر کوئی انکا مذہب اختیار کرے اور حدیث عائشہ کو اسکا نسخہ نہ بھیجے تو  
کچھ قباحت نہیں اب خیال فرمائی تعجب ہے مذہب حنفیہ پر کہتے ہیں کہ وطی صغیرہ اور عورت  
مردہ اور چار بابی ہی غسل بغیر انزال کی نہیں آتا اور سحر الزرق میں ہے اگر لعن حوریکہ وطی کرے  
تو جینک نزال نہو غسل نہیں آتا یہ کہانی نکال لیا تو گوئیہ خیکہ پاس دلیل موجود ہے طہرمان اور گھر  
کی خبر نہیں دیکھی کہتی ہیں نماز میں تہنہ ہی و ہنو ٹوٹ جاتا ہی لیکن نماز میں ہن و ہنو  
ضمنی یعنی غسل کیا تہہ جو کیا جاوے کسی تہہ سے نماز میں نہیں آتا اور پچاسجا اول رجوعیت شہاد مال خیار  
جس اب مذکور نہیں پھر یہ شخص کہ اسکا ایک بیہاشی دق آتا ہے قول امام لاریکا اسکا طریقہ حنفیہ میں  
بیچ تو ہے کہ لوگ نبی امام کے تابع ہیں نہ رسول اللہ ہی تو ہم کہ قید رہے کفار کی ہیں اگر  
بہر کوئی صاحب کتب زبان کہو لینگے تو نہ اللہ ایک علیحدہ رسالہ الکی ہر کتاب کا لکھائیں کہ لکھا گیا  
اللہ فاطر السموات والارض تو فنی مسلمان و الحقیقۃ بالصالحین و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین  
قطعہ تاریخ از جناب مولانا مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب انخلاص  
گزارا سید کا رد چھپ چکا ہے جب م  
کیا کہنا اسی مولف نے ہی ہر ابی سے  
خاکہ انکا یا صاحب گلزار سید کا





